MON.18.Sep.2023
VOLUME:18 NO:242
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in-
waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
THE WARAQU-E-TAZA
URDU DAILY NANDED
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

بروز پیر 18 ستمبر 2023
جلد:18 شمارہ 242
2/ربیع الاول 1445ھ
قیمت 3=00 روپئے
صفحات:4

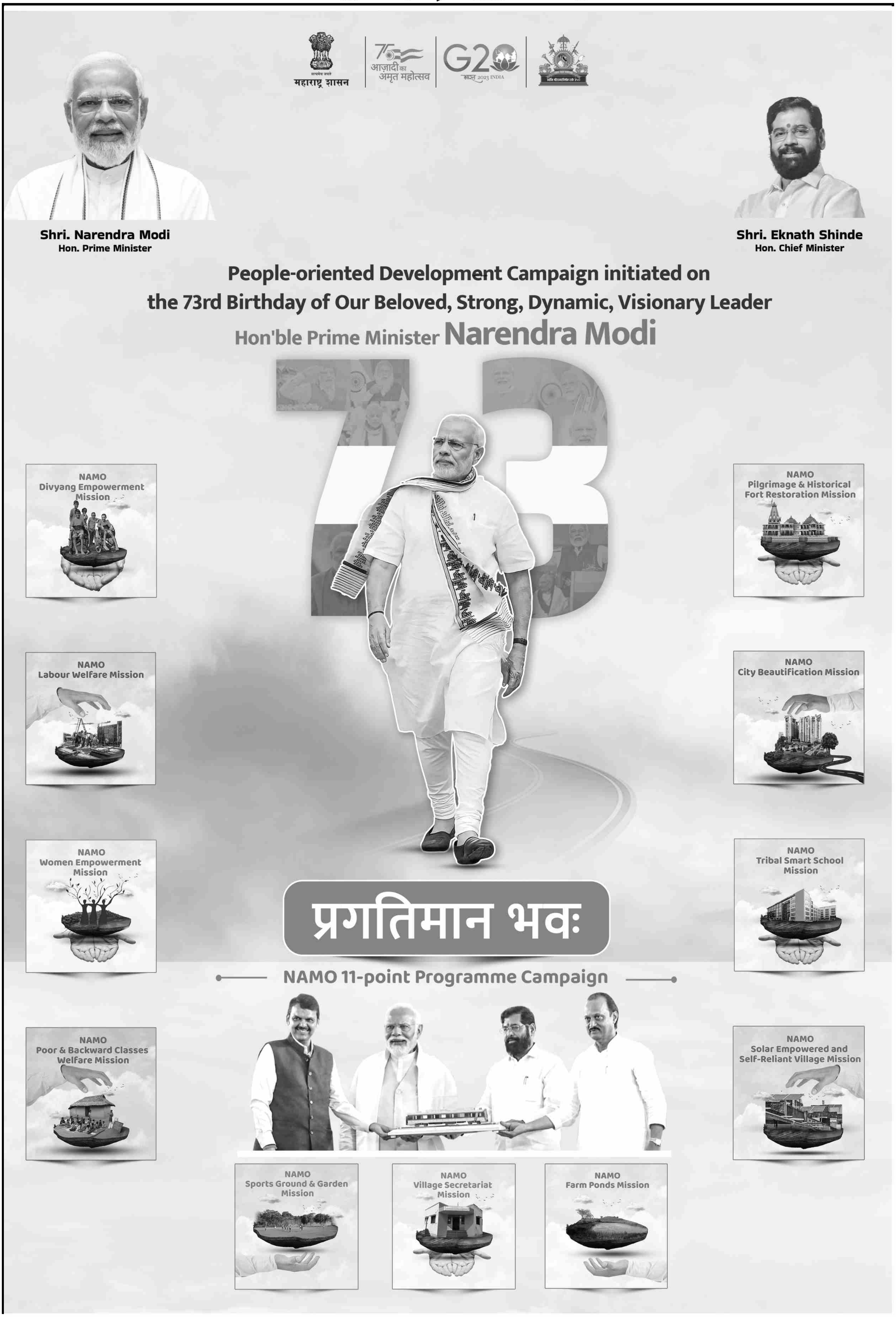

پردے کی آڑ میں ماسک کا استعمال فیشن ہے یا پردہ؟

حجاب عورت کی ڈھال اور معاشرے کی پاکیزگی کا ضامن (subtitle)

فرح ناز بنت عبدالرب فاروقی ناندیڑ

گزشتہ چند سال قبل کرونا کی بیماری میں ہمیں ماسک کے استعمال کا خصوصی تاکید کی جارہی تھی تاکہ اس مرض سے محفوظ رہا جاسکے دراصل کرونا کی بیماری اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی اوراس کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہم انسانوں پر رونما ہوئی تھی۔ بے حیائی قتل وغارت گیری، بے پردگی اور دیگر غیر ضروری گناہ اس قدر پھیل چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر رونما ہوا۔ کرونا کی بیماری سے ہمیں یہ سبق سیکھنا چاہیے کہ کس طرح عالم دو جہاں ہم سے ناراض ہوا تھا کس طرح ہماری زندگیاں مشکل میں پھنس گئی تھی، ہم نے خود کو ذرہ برابر بھی سدھارنے کی کوشش ہی نہیں کی دراصل یہ گزشتہ سال کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کرونا کے دوران ہمیں ماسک کا استعمال کرنے کا تاکید کی گئی تھی وہ ماسک آج لڑکیوں کے لیے فیشن بنتا ہوا نظر آرہا ہے۔ ہم نے گزشتہ سال کی پریشانیوں سے یہ نہیں سیکھا کہ نافرمانی سے بے حیائی سے بے پردگی سے ہمارے اوپر کتنا بڑا عذاب نازل ہوا تھا بلکہ ہم نے تو اس مصیبت زدہ دور میں بھی استعمال ہونے والے ماسکوں کو اج برقعے کے ساتھ نقاب کے طور پر استعمال کرنا سیکھ لیا ہے۔ ماسک کا نقاب کے طور پر استعمال کرنے سے چہرہ تو چھپ رہا ہے لیکن چہرے کا شیپ کس طرح ہے وہ صاف نظر آرہا ہے لڑکیوں نے خاص کر اسکول اور کالج جانے والی طلبہ جو برقعے کو مذاق بنا رکھا ہے سمجھ نہیں آرہا ماسک کو نقاب کے طور پر کیوں استعمال کیا جارہا ہے؟ جبکہ چہرہ چھپانے کے لیے بازار میں نقاب دستیاب ہے۔ دراصل مسلم لڑکیوں نے برقعے کو فیشن بنا دیا ہے، جس کا جو دل کرتا ہے وہ کرتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی اور اہم وجہ گھر میں دین اسلام کی تعلیم نہ ہونا ہے۔

برقعے کا استعمال لڑکیوں کو دوسرے مذہب کی لڑکیوں سے علیحدہ کرتا ہے برقعے اور نقاب میں کھڑی لڑکی کو پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ اس کا برقعہ اور مکمل چھپا ہوا جسم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ مسلم مذہب سے تعلق رکھنے والی لڑکی ہے۔ برقعے پردے میں غیر ضروری چیزوں کو لا کر اس کی توہین کی جارہی ہے کیونکہ برخے کو اتنا فیشن بنا دیا گیا ہے کہ رنگ برنگے برقعے رنگ رنگ کے ماسک کا استعمال اور چھوٹے سے دوپٹے آخر ایسا کیوں؟ کیا دین اسلام ہمیں اس ایسا پردہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے؟ برقعہ ایسا ہو کہ دیکھنے والا آپ کی طرف متوجہ نہ ہو اور افسوس ایسے رنگ رنگ کے برقعے پہن کر ہماری مائیں بہنیں بازاروں میں گھومتی ہے کہ نہیں دیکھنے والا بھی ان کی طرف نظر ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور ایسا نہیں ہے کہ ماسک میں چہرہ نہیں چھپ رہا ہے یا بے پردگی ہو رہی ہے اس سے بھی چہرہ چھپ رہا ہے اور پردہ بھی ہو رہا ہے لیکن اس کا استعمال کرنا کیوں ہے جبکہ آپ نقاب لگا سکتی۔

عورت کو پردے کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ چست و برقعے پہننے کی بھی ممانعت ہے۔ میرے حساب سے ہم نقاب کی جگہ ماسک لگا لیتے ہیں تو یہ چہرہ پرفٹ ہو جاتا ہے اور چہرے کا شیپ صاف نظر آتا ہے لہٰذا اس کا استعمال ہم مسلمان لڑکیوں کو نہیں کرنا چاہیے۔ الحمدللہ کرونا کی بیماری ختم ہو چکی ہے پھر یہ غیر ضروری ماسک کا استعمال کیوں کیا جا رہا ہے یہ سمجھ نہیں آرہا چہرہ چھپانے اور پردہ کرنے کے لیے جب نقاب دستیاب ہے پھر یہ ماسک کا استعمال فیشن ہو گیا ہے۔ پھر اسے فیشن نہ کہیں تو کیا کہیں؟

برقعہ پہنا، پردہ کرنا یہ عورت کی شان ہے جو عورت برقعے میں رہتی ہے اسے عزت اور وقار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ برائے مہربانی اس برقعے کی توہین نہ کرے اپنے دل سے اس برقعے میں ایڈیشنل چیزیں ایڈ نہ کریں۔ اور دیکھا جائے تو ہمارے مسلم معاشرے میں بہت کم تعداد کی ایسی عورتیں موجود ہیں جو سنت کے مطابق پردہ کرتی ہیں۔ اکثر و بیشتر خواتین کا برقعہ بڑا فیشن والا اور رنگ کا ہوتا ہے جو غیر محرموں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا ہوتا ہے اور دوسری اہم بات میرے سمجھ نہیں آتی ہے کہ مسلم لڑکیاں اور خواتین برقعے میں تو ضرور ہوتی ہیں لیکن سر کے بالوں کو اتنا اونچا باندھتی ہے کہ اونٹ کی گردن جیسی اونچی نظر آتی ہے یہ جوڑے کا ہے اسٹائل باندھ کر باہر اور رات راستوں پر نکل جانا یہ بہت غلط اور سنت کے خلاف عمل ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو اونچے کر کے بال باندھتی ہیں جو اونٹ کی گردن کی مانند نظر آتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں درحقیقت دین علم کی کمی ہونے کی وجہ سے مسلم لڑکیاں اور عورتیں پردے کے شرائط اور فرائض بالکل پتہ نہیں ہیں، ایسے بہت سے عمل ہیں جو مسلم لڑکیاں پردے کی اڑ میں کر رہی ہیں اور ان سے کچھ کہا جائے تو کہتی ہے کہ میں تو برقعہ پہنتی ہوں پردہ تو کرتی ہوں۔ میں نے خود بازاروں میں ایسی لڑکیاں دیکھی ہیں جو میک اپ کر کے غیر محرموں سے سامان خریدتی ہے ان کے ہنسی مذاق کرتی ہیں باتیں کرتی ہیں۔ کیا اسلام ہمیں غیر محرموں سے نرم لہجے میں بات کرنے کی تعلیم دیتا ہے؟ قیامت کی وہ نشانیاں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو لے کر فرمایا تھا وہ ساری کی ساری رونما ہو چکی ہے۔ اسلامی بہنوں سے گزارش ہے برقعے کی توہین نہ کرے غیر ضروری میک اپ اور Eye Shades وغیرہ لگا کر غیر محرموں کے سامنے نہ جائے اتنا ہی شوق ہے تو گھر کی چار دیواری میں اپنے محرم کے لیے تیار ہوئیں میک اپ کریں۔ اور میرے حساب سے یہ میک اپ گھر میں بھی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میک اپ کی اشیا میں خطرناک کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو چہرے کو خراب کر سکتے ہیں اور دوسرا اتنا مہنگا ہونے کے بعد کون سی لڑکی اس کے استعمال کے چہرے کو پانی سے دھونا پسند کرے گی اور جس کی وجہ سے نماز بھی چھوٹ جاتی ہے اور ہزاروں روپے میک اپ پانی میں بہہ جاتا ہے۔ بہت سی لڑکیاں اس وجہ سے بھی نماز نہیں پڑھتی کہ ہزاروں روپے کا مہنگا میک اپ پانی میں بہہ جائے گا۔ نماز وقت پر ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہی تو یہ بے حیائی کا ماحول آج معاشرے میں پھیل چکا ہے۔ نماز انسان کو بے حیائی سے بچاتی ہے ہمارے مسلم بچے بچوں کو دینی تعلیم کی کمی ہونے کی وجہ سے آج یہ بے حیائی کا ماحول بن چکا ہے۔

اللہ سبحان وتعالی سے دعا ہے کہ اللہ سبحان وتعالی ہم سب مسلمان لڑکیوں اور خواتین کو اسلام کی تعلیم کے مطابق پردے کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیک ہدایت عطا فرمائے آمین ثمہ آمین

ماہِ ربیع النور انسانیت کیلئے نویدِ رحمت

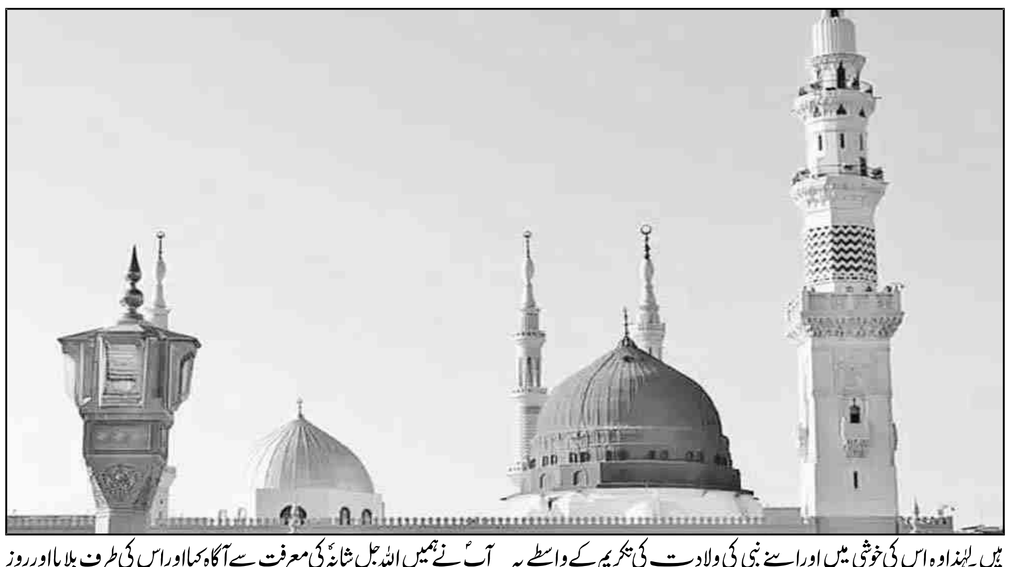

محمد صدر عالم قادری مصباحی

اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ربیع الاول شریف ہے، اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب ابتداء میں اس کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع کی ابتداء تھی۔ یہ مہینہ خیرات و برکات اور سعادتوں کا منبع ہے، کیونکہ اس مہینہ کی بارہویں تاریخ کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے فضل و کرم سے حضور رحمۃ للعلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم کو پیدا فرما کر اپنی نعمتوں کی بارش برسائی۔ اسی ماہ کی آٹھویں تاریخ کو حضور سید عالم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو محبوب کبریا ﷺ نے اُم المومنین سید حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔ یکم ربیع الاول شریف کے نوافل: یکم ربیع الاول شریف بعد از نماز عشاء سولہ رکعت نفل آٹھ سلام سے پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود پاک پڑھیں۔ ''اللھم صلی علیٰ محمدن النبی الامی ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ'' ان نوافل کی بہت زیادہ فضیلت ہے انشاء اللہ تعالیٰ نوافل اور درود شریف کے پڑھنے والے اگر باوضو ہو کر سوئے تو رسول پاک ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے۔ (فضائل الشہور) بارہ ربیع الاول شریف کے نوافل: اس ماہ مبارک کی بارہ تاریخ کو بعد نماز ظہر بہ نیت ہدیہ بروح اقدس بیس رکعت نفل دس سلام سے پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھیں۔ ربیع الاول شریف کی بارہویں، تیرہویں اور چودھویں شب کو بعد نماز عشاء اس دعا کو سات ہزار سات سو اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ اور وہ دعاء یہ ہے۔ ''یابدیع العجائب بالخیر یابدیع''۔ یہ دعا ترقی رزق کے لئے بہت افضل ہے۔ ربیع الاول شریف میں کثرت سے درود پاک: ماہ ربیع الاول شریف میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس ماہِ مبارک میں تمام تاریخوں میں یہ درود پڑھیں۔ ''اللھم صل علیٰ محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید''۔ دوسرا درود شریف: الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ من اللہ تعالیٰ وعبادہ اکثر من عدد مخلوقاتہ''۔ اگر کوئی اس مبارک مہینے میں یہ درود شریف سوا لاکھ مرتبہ پڑھے تو حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ مشائخ عظام اور علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم کا وقت ولادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور ولادت پاک کے وقت خود رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم تشریف لائے۔ جن کے واسطے تمام جہان پیدا ہوا۔ نیز اللہ تبارک وتعالیٰ لیلۃ القدر میں صرف اُمت مسلمہ پر فضل و کرم فرماتا ہے اور شب ولادت میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل و کرم فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''اے محبوب ہم نے آپ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا''۔ بارہویں ربیع الاول شریف کو یعنی ولادت پاک کے دن خوشی و مسرت کا اظہار کرنا، مساکین کو کھانا کھلانا، میلاد شریف کا جلوس نکالنا، جلسے منعقد کرنا اور کثرت سے درود شریف پڑھنا بڑا ثواب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام سال کو امن وامان مرحمت فرمائے گا اور اس کے تمام جائز مقاصد پوری فرمائے گا۔ (ماثبت من السنۃ ص 59) اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس مہینہ مبارک میں بارہویں تاریخ کو بالخصوص اور باقی سال بالعموم میلاد شریف کے مجالس منعقد کیا کریں۔ یہ محفل پاک ذریعۂ ہدایت اور حصول برکات ہوگی۔ حضرت عبد الواحد بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص مصر میں محفل میلاد منعقد کیا کرتا تھا۔ اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ہمارے پڑوس میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے جو ربیع الاول شریف میں بہت خرچ کرتا ہے؟ اس کے خاوند نے اسے بتایا کہ اس کے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم اسی مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ لہٰذا وہ اس کی خوشی میں اور اپنے نبی کی ولادت کی تکریم کے واسطے یہ اہتمام کرتا ہے۔ مسلمانوں میں یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔ یہ کہ کر وہ عورت سوگئی، تو اس نے خواب میں ایک خوبصورت شخصیت کو دیکھا جن کے چہرے سے ہیبت و جلال اور انوار نمایاں ہیں اور وہ ان کے پڑوسی مسلمان کے گھر تشریف لے گئے ہیں۔ اور ان کے ارد گرد ان کے صحابہ کی ایک جماعت ہے جو ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ عورت نے ایک شخص سے دریافت کیا یہ کون بزرگ ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم ہیں جو اس گھر میں تشریف لائے ہیں۔ تاکہ اہل خانہ کو اپنے اسلام اور زیارت سے مشرف فرمائیں۔ اس عورت نے کہا کہ اگر میں آپ سے کچھ کلام کروں تو کیا وہ مجھ سے کلام فرمائیں گے۔ اس نے کہا ہاں ضرور! پس عورت نے آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی یا محمد! ﷺ آپؐ نے لبیک فرمایا۔ عورت نے کہا کہ آپؐ مجھ جیسی کو جواب سے نوازتے ہیں حالانکہ میں آپؐ کے دین (حق) پر نہیں ہوں بلکہ میں آپ کے دشمنوں یعنی یہودیوں سے ہوں، آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا نبیؐ بنا کر بھیجا ہے، میں نے تیری آواز پر جواب نہ دیا، یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجھ کو ہدایت نصیب فرمادی ہے۔ عورت نے کہا کہ بے شک آپؐ سچے نبی ہیں اور صاحب خلق عظیم ہیں جس نے آپؐ کی مخالفت کی اور آپؐ کی قدر نہ پہچانی وہ ہلاک اور ذلیل ہوا۔ میں شہادت دیتی ہوں کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم اللہ کے مقدس رسول ہیں یہ کہ کر اس عورت نے اپنے دل میں یہ نیت کر لی کہ جب صبح ہوگی تو وہ تمام چیزیں جو میری ملکیت میں ہیں صدقہ وخیرات کر دوں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت سے مجھے اسلام کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے خاوند کو دیکھا کہ اس نے کھانے کا اہتمام کیا ہوا ہے اور بڑی مصروفیت میں ہے، عورت حیران رہ گئی اور کہا کہ میں تم کو عالی ہمت دیکھ رہی ہوں۔ خاوند نے کہا کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تو نے رات کو اسلام قبول کیا ہے۔ عورت نے کہا: تمہیں اس کی کس طرح خبر ہوئی؟ خاوند نے کہا میں بھی تیرے بعد حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم کے دست اقدس پر مشرف بہ اسلام ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرمائے اور ان کا شرف و کرامت اور زیادہ کرے۔ جس طرح آپؐ نے ہمیں اللہ جل شانہٗ کی معرفت سے آگاہ کیا اور اس کی طرف بلایا اور روز محشر ہماری شفاعت فرمائیں گے۔ (المیلاد النبوی ابن جوزی ص 60-تذکرۃ الواعظین ص 200) ابولہب جو مشہور کافر تھا اور حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم کا رشتہ میں چچا تھا۔ جب رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادت مبارک ہوئی تو ابولہب کی لونڈی ''ثوبیہ'' نے آپؐ کے ولادت باسعادت کی خوشخبری اپنے مالک ''ابولہب'' کو سنائی۔ تو ابولہب نے حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔ جب ابولہب مر گیا تو کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ کفر کی وجہ سے دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں مگر اتنی بات ہے کہ ہر پیر کی رات عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور جن انگلیوں سے میں نے اشارہ کر کے اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا اُن کے درمیان پانی آتا ہے جسے میں چوستا ہوں۔ علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب کافر جس کی مذمت میں سورۂ لہب نازل ہوئی اس کو یہ انعام ملا۔ تو بتاؤ اس مسلمان کو کیا صلہ ملے گا جو اپنے رسول کریم ﷺ کی ولادت کی خوشی منائے اس کی جزاء اللہ کریم سے یہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے اُسے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔ الحمدللہ رب العٰلمین۔ (ماثبت من السنۃ ص 60) میلاد پاک کرنا اور اس میں محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور میلاد پاک کا ثبوت قرآن مجید، احادیث طیبہ اور اقوال بزرگوں سے ہے۔ میلاد شریف میں ہزار برکتیں ہیں۔ اس کو بدعت کہنا دین سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ سب سے پہلے آپ کو جاننا چاہئے کہ میلاد کی حقیقت کیا ہے؟ میلاد، مولود، مولد۔ یہ تینوں لفظ متقارب المعنی ہیں۔ میلاد کی حقیقت صرف یہ ہے کہ مسلمان ایک جگہ جمع ہوں اور ایک عالم دین ان کے سامنے حضور سراپا نور شافع یوم النشور ﷺ کی ولادت مبارک اور آپؐ کے معجزات اور آپؐ کے اخلاق کریمہ صحیح روایت کے ساتھ بیان کرے۔ اور آخر میں بارگاہ رسالت میں درود وسلام باادب کھڑے ہو کر پیش کریں۔ اگر توفیق ہو تو شیرنی پر فاتحہ دلا کر فقراء ومساکین کو کھلائیں۔ احباب میں تقسیم کریں پھر دعا مانگ کر اپنے اپنے گھروں میں چلے جائیں۔ یہ تمام امور جو ذکر کئے گئے ہیں قرآن وسنت اور علمائے امت کے اقوال سے ثابت ہیں صرف اللہ جل شانہٗ کی ہدایت کی ضرورت ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو ماہ ربیع الاول شریف کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الامین ﷺ۔

معلم تقرری: پوِتر پورٹل پر آن لائن رجسٹریشن کی مدت اب 22 ستمبر تک

سن 2018ء اور 2019ء میں ٹی۔ای۔ٹی۔ بدعنوانیوں کی فہرست میں شامل امیدوار بھی اب فارم بھر سکتے ہیں: ممبئی ہائی کورٹ

مقامی خود مختار اِداروں (جیسے نگر پالیکا، نگر پریشد، مہانگر پالیکا، ضلع پریشد) اور غیر اقلیتی نجی اِداروں (Private Schools) میں اساتذہ کی تقرری کے لیے 2017ء میں ٹیچرز اپٹیٹیو ڈ اینڈ انٹیلیجنس ٹیسٹ (TAIT) کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے بعد ریاست میں تقریباً 12 ہزار اساتذہ کی تقرریاں اِسی امتحان میں ملے نشانات (Marks) کی بنیاد پر ہوئیں۔ پھر 2022ء میں اِس امتحان کا دوبارہ اعلان کیا گیا اور یہ امتحان 22 فروری 2023ء سے لے کر 3 مارچ 2023ء کی مدت میں الگ الگ مرحلوں میں منعقد کیا گیا۔ اِس امتحان کے بعد سے امیدواروں میں یہ تجسس پایا جا رہا تھا کہ اب معلمین کی تقرری کا عمل کب شروع ہوگا۔ خدا خدا کر کے معلمین کی تقرری کی ویب سائٹ پوِیتر پورٹل (PAVITRA Portal) پر نوٹیفکیشن کے ذریعے تقرری کے عمل کا آغاز ہوا۔ آن لائن رجسٹریشن اور خود سند (Self Certification) تیار کرنے کی مدت پہلے 15 ستمبر تھی۔ آج اُسے بڑھا کر 22 ستمبر 2023ء کر دی گئی ہے۔ پورٹل پر ایجوکیشن کمشنر، پونہ کے ذریعے یکم ستمبر 2023ء کو جاری کردہ اعلامیے میں آن لائن رجسٹریشن اور خود سند کے عمل کو تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ اِس اعلامیہ کے نکتہ نمبر 4 میں کہا گیا ہے کہ 2018ء اور 2019ء میں منعقدہ معلّم اہلیتی امتحان (TET) میں ہونے والی بدعنوانیوں کی بنیاد پر ممبئی ہائی کورٹ میں داخل کچھ پٹیشن پر دیے گئے فیصلوں کے مطابق بدعنوانیوں میں ملوث امیدواروں کو 2022ء میں ہونے والے TAIT امتحان میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ شامل ہوئے تو کسی بھی مرحلہ میں ان کی امیدواری کالعدم قرار دی جائے گی۔ واقعہ یہ ہے کہ کئی امیدوار ایسے بھی تھے جن کا نام TET بدعنوانیوں کی فہرست میں تھا اور جنھوں نے بعد میں ہونے والے TET امتحان کے بجائے CTET امتحان کامیاب کیا تھا۔ انھوں نے اسی بنیاد پر TAIT-2022 امتحان کا فارم بھر کر TAIT امتحان دیا تھا۔ اعلامیہ کے نکتہ نمبر 4 کی وجہ سے ان کا پوِتر پورٹل پر رجسٹریشن کرنا بھی خطرے میں آگیا تھا۔ اگرچہ TET امتحان میں بدعنوانیاں کرنا قابل مذمت ہے۔ لیکن پھر بھی مقدمے کا حتمی فیصلہ آنے تک انہیں رجسٹریشن سے محروم رکھنا ناانصافی ہے۔ لہٰذا اس معاملے میں کچھ امیدواروں نے ممبئی ہائی کورٹ کی اورنگ آباد اور ناگپور بینچیز میں پٹیشن داخل کی تھی۔ جن میں 13 اور 14 ستمبر 2023ء کو دیئے گئے عبوری (Interim) احکامات میں ایجوکیشن کمشنر، پونہ کے اعلامیہ کے نکتہ نمبر 4 پر اِسٹے دیتے ہوئے 2018ء اور 2019ء کی بدعنوانیوں میں شامل امیدواروں کو بھی پورٹل میں رجسٹریشن اور خود سند کی مشروط اجازت دی گئی ہے۔ لہٰذا ایسے امیدوار اگر مرکزی معلم اہلیتی امتحان (CTET) کامیاب ہیں تو وہ بھی پوِتر پورٹل کے ذریعے آن لائن فارم بھر سکتے ہیں۔ مقامی خود مختار اِداروں اور غیر اقلیتی نجی اِداروں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی معلومات اِسی پورٹل پر آئندہ دی جائے گی۔ جس کے مطابق امیدوار اپنی ترجیح کی اسکول کے لیے آن لائن عریضہ دے سکتے ہیں۔ جن امیدواروں نے TAIT-2022 امتحان دیا ہو، وہی رجسٹریشن کرنے کے اہل ہوں گے۔ مذکورہ امتحان کے لیے آن لائن عریضہ بھرنے کی آخری تاریخ 12 فروری 2023ء تھی۔ اس لیے متعلقہ امیدواروں نے تعلیمی (بارہویں، گریجویٹ وغیرہ) اور پیشہ ورانہ (ڈی۔ایڈ، بی۔ایڈ وغیرہ) اہلیت 12 فروری 2023ء تک حاصل کرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد حاصل کی گئی اسناد زیر غور نہیں ہوں گی۔ البتہ جن امیدواروں نے CTET امتحان دسمبر 2022ء میں دیا ہو اور جن کا نتیجہ 10 اپریل 2023ء کو لگا وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح زمرے (Open or Reserved-Category) اور متوازی ریزرویشن (جیسے خواتین، سابق فوجی، منصوبہ زدہ، زلزلہ زدہ، کھلاڑی، معذور، یتیم وغیرہ) کے لیے مدت 31 مارچ 2023ء تک بڑھا دی گئی تھی۔ لہٰذا اگر کسی امیدوار کے پاس اس مدت تک حاصل کی گئی اسناد موجود ہوگئی ہوں تو وہ آن لائن عریضہ میں زمرے اور متوازی ریزرویشن میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ (مضمون نگار سے رابطہ-9423489091)

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

خواب بھری زندگی کا سچ

ازقلم: محمد علم اللہ

''آدمی سکون کی تلاش میں کتنی ہی دور کیوں نہ چلا جائے، آخر کار لوٹ کر اپنے احباب کی طرف ہی آتا ہے۔ اپنے پرانے دنوں کے بارے میں سوچ کر اور بچپن کی اس زندگی کو یاد کر کے ذرا خوش ہو لیتا ہے لیکن پھر وہی شام، وہی رات اور وہی تنہائی ہوتی ہے۔ مجھے یہاں آنے سے پہلے معلوم تھا کہ پردیس میں لوگوں کا کیا احوال ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جب یہاں سے کوئی گھر جاتا تو میں اس سے کچھ پوچھوں، یا نہ پوچھوں یہ ضرور پوچھتا ہوں، کہ وہاں کیسا لگتا ہے! یہ میں اس سے صرف اس کی دلی کیفیات معلوم کرنے کے لیے پوچھتا تھا اور نتیجہ صدفی صد یہی نکلتا تھا کہ وطن سے باہر سب کچھ ہے لیکن سکون نہیں ہے۔ آج میں خود اس بے سکونی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ ہاں اگر سکون پیسے کو کہتے ہیں تو یقیناً سکون یہاں حاصل ہے لیکن میں اس کا ہمیشہ سے ناقدر رہا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ پیسے کے بغیر آدمی خوش رہتا ہے؛ زندگی کی آسائشوں کے لیے پیسا ایک ضروری شئے ہے، لیکن سب کچھ اس پیسے کو سمجھ لینا، یہ کہاں کی عقل مندی ہے؟ یار! حقیقت میں آرام کس کو کہتے ہیں یہ وہی بتا سکتا ہے، جو رات کی تنہائی میں آرام سے مٹی کے بنے مکان کے چھپر کے نیچے چارپائی پر لیٹا ہو، اور بارش کی بوندیں کانوں میں رس گھول رہی ہوں۔ حقیت میں سکون وہی ہے اور زندگی کا اصل مزا اس میں ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور دوست احباب سب آنکھوں کے سامنے ہوں''۔ یہ میرے دوست عارف حبیب کے خیالات ہیں جسے اس نے دبئی جانے کے بعد مجھے میل کیا تھا۔ اپنے دوست کی اس تحریر کو پڑھ کے میں بھی اپنے آنسوؤں کو ضبط نہیں کر سکا اور سچ پوچھیے تو اس وقت میرے کانوں میں میرے ایک قریبی عزیز کا یہ فقرہ گردش کرنے لگا؛ انھوں نے مجھے چھٹی میں مصروفیت کا بہانہ کر کے اپنے گاؤں نہ جانے کی مجبوری ظاہر کرنے پر، ہنستے ہوئے یہ کہا تھا، ''میاں! بڑے بڑے طرم خاں گاؤں ہی میں پیدا ہوئے ہیں، بہت اونچے تک اڑے، آخر کار گاؤں ہی میں آ کے پناہ لینا پڑی''۔ بزرگ عزیز کا کہا اپنی جگہ بالکل درست تھا؛ صحیح معنوں میں اگر دیکھا جائے تو دلی اور ممبئی جیسے بڑے شہروں میں رہنے والے بہت سے قلم کار ہیں کہ اگر ان کے قلم میں گاؤں کا رنگ نہ ہو تو تحریر پھیکی لگنے لگتی ہے۔

کئی مرتبہ دل بہلانے کے لیے مجبوری میں بہت سے کام کرنا پڑتے ہیں۔ افسوس کہ ہماری ذمہ داری کا حصہ ہی اداکاری بنتی جا رہی ہے۔ کئی والدین بے چارے اپنے بچوں کی اداکاری سے اپنا جی بہلا کر زندہ رہتے ہیں۔ بوڑھے لوگ شہر میں جا بسے، اس جواں نسل کی واپسی کے لیے اپنے باپ دادا کی جائیداد کے حقوق کا کیا لالچ دیں گے یا طمع پیدا کریں گے: یہ نسل تو پہلے ہی سے لاکھوں کے پیکیج میں الجھ گئی ہے؛ جب ان کے والدین پڑھائی لکھائی کے وقت پیسے دے کر، انھیں لاری اڈوں، ریلوے اسٹیشن تک رخصت کرنے جایا کرتے تھے، تو وہ ان کی ہر تکلیف، ہر درد کا خیال رکھتے تھے لیکن وہ سب بھول گئے۔

سینما اور کتابوں میں گاؤں کی ساکھ بھلے ہی گھٹتی بڑھتی رہی ہو، لیکن شہری زندگی جینے والے نوجوانوں کے دل میں گاؤں اور وہاں کی یاد ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ وہ چاہے شہر میں ٹھہرے ہوں یا گاؤں ہی میں جمے ہوئے ہوں۔ یہ تو وقت کی کروٹ اور گردش ہے جو ہم عمر نوجوانوں کے ان زندہ نقوش کو مٹانے میں لگی ہے۔ ناچاروں کو مصروفیت ہی اتنا گھیرے رکھتی ہے کہ انھیں ماں باپ سے ملنے تک کی فرصت نہیں۔

ہمارے کئی ساتھی تو ان لہروں کی اٹھان کو ایک نظر دیکھنا تک گوارا نہیں کرتے۔ چھٹیاں گزارنے گاؤں آئے ایک نوجوان کی کہانی، اکثر گاؤں میں رہنے والے دوجے نوجوان کی کہانی سے ملتی جلتی ہے۔ دیہات میں پلے بڑھے اور اب شہروں کے صاحب زادوں کو کون سمجھائے کہ جائے پیدائش کیا ہوتی ہے۔ کاش یہ جوان انھیں سمجھ پاتیں کہ کیوں گاؤں سے شہر واپسی پر ماں باپ آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔ کیوں آخری قدم تک چلتے کچھ باتیں یاد دلاتے رہتے ہیں۔ گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھنے کے واسطے ایکسیلیٹر پر دایاں پاؤں رکھے کلچ سے دوسرا پاؤں اٹھانے کو بے تاب ہوتے ہیں۔ فراٹے بھرتے ہوئے آخر یہ نئی پود آگے بڑھ جاتی ہے۔ اس سفر میں پھر سے ایک بار نہ صرف گاؤں پیچھے چھوٹتا ہے بلکہ احوال زیست، زندہ ماں باپ، رشتے ناتے، دوست احباب سب پیچھے چھوٹ جاتے ہیں۔ بوڑھے والدین اپنا سارا وقت، جمع پونجی ان پر خرچ کرتے ہیں، جنھیں آگے دیکھنا ہوتا ہے۔ نئی نسل بے مطلب کی چیزوں میں الجھ جاتی ہے، اور رشتوں ناتوں تک کی اہمیت سمجھتی ہے نہ اس کا تعاقب مقصود ہوتا ہے۔ عجیب زندگی ہے؛ کبھی کبھی اپنے آپ پر بہت ترس آتا ہے۔ کبھی خود کو کٹہرے میں کھڑا پاتے ہیں۔ مگر بہت جلد شہر کی چمک دمک میں کھو جاتے ہیں۔ اس دوڑ میں ہم بھول جاتے ہیں کہ بوڑھا باپ گیہوں پسانے کے لیے چکی آتا جاتا ہوگا تو کیسے! چار دن تک نل میں پانی نہ آنے پر دور تک پانی کے لیے پیدل جاتا ہوگا۔ مہینا ختم ہوتے ہی اگر تنخواہ وقت پر نہ ملی تب بھی دوسروں سے قرض لے کر ہمارے اکاونٹ میں روپے ڈالنے کے لیے رم جھم میں، یا تپتی دھوپ اور ہجوم کی دھکا مکی، سب سہتے ہوئے لمبی قطار میں کھڑا اپنی باری آنے کا انتظار کرتا ہوگا، کہ اولاد کے بنک اکاونٹ میں روپے جمع کروا کے اپنی محبت کی رسید لے۔

گھر میں گیس سلینڈر ختم ہو جانے پر، ماں لکڑی کے چولھے میں دھواں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہونے کے باوجود کھانا بناتی ہوگی۔ لگتا تو یہ ہے کہ ان کے پاس گاؤں میں کوئی خاص مصروفیت نہیں ہوتی ہوگی۔ ادھر شہر میں کتنے مصروف ہیں، پاس خرچ کرنے کو اتنا وقت بھی تو نہیں کہ لمحے بھر کو اپنی جائے پیدائش کو یاد کر سکیں۔ باپ کے جھکے کندھوں کا خیال آئے، گندگی میں لت پت رہنے پر بھی بچے کو گلے لگا لینے والی اس ماں سے ٹھیک سے بات کر سکیں۔ جب تک ماں ہے، تب تک تو اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، بعد میں؟ حیف! پہ یہ سانچی بات ہے کہ بعد کی زندگی میں چاہے کتنا بھی سر پیٹ لو، ماتم کے سوا ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ خاقان خاور کی زبان میں:

جس دن مائیں مر جاتی ہیں
آنکھیں ریت سے بھر جاتی ہیں

یہ ماضی کی بحث کی جگالی نہیں بلکہ ماضی کے احساس کے خیال کا حصہ ہے۔ باپ کی آنکھوں کے سامنے، اپنے کیریئر کو بڑھاوا دیتے بچے، جانے کب باپ کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ اس کے پیچھے کے اسباب اور بعد کے نتائج تحقیقی مرکز بنتے جا رہے ہیں۔ اس پورے کھیل میں والدین کو فریب دینا سیکھ چکی، نوجوان نسل خود دل ہی دل میں سب جانتی ہے۔ تمام ہتھکنڈوں کے ساتھ وہ شہر میں اپنے جیون کے پل بتاتے ہوئے اکیلے پڑ جانے کے خطرے کی طرف بڑھتے جا رہے ہوتے ہیں۔ اس پورے دور میں پتا نہیں چلتا، کب اپنے سے بڑوں کو الگ تھلگ کر ڈالتے ہیں۔ ادھر ماں باپ یہ سوچ کر ہی حیران ہوتے ہیں کہ آج ان جوان بچوں کی اپنی ترجیحات کی فہرست میں بہت سی ضروری چیزیں غائب ہوتی جا رہی ہیں، مثلاً مذہب، اخلاقیات، سچائی، محبت، پیار، خدمت، عزت ایسی تمام پرتیں جلد سے چرم روگ کے اثرات کی طرح ساتھ چھوڑتی جا رہی ہیں۔ اصل میں یہ انفیکشن کا دور ہے جس کے اثرات سے ہر رشتہ متاثر ہو چکا ہے۔

آج کی نسل جو نباتات سے بنے گھی پر زندہ ہے۔ جہاں ملاوٹ اور بازاری مصنوعات کی افراط ہے، نظریات کے نام پر آلودگی میں لپٹا علم گنگا سے لبریز ہے۔ بڑا ہی تکلیف دہ وقت ہے۔ یہاں اس فکر سے نوجوان کو سرے سے خارج نہیں کر رہے ہیں، بلکہ نوجوان کی توجہ کے طالب ہیں، کہ ایک لمحہ ٹھہر کے غور کرے۔ سہانے سپنوں کی تعبیر کے لیے وہ اپنے آپ کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ یہ نوجوان اپنے لیے وقت نہیں جٹا پاتا، پھر بھلا وہ اپنے ایک خاندان کے لیے فرصت کے لمحات نکالے، تو جانیے کہ بہت ہے۔ یہاں گاؤں ایک علامت بھی ہو سکتی ہے، جو ماضی سے متعلق ہو۔ گاؤں: جہاں زندگی کے پروان چڑھتے، تتلاتے بڑھنے کے دن گزرے تھے۔ آج کی نسل اپنے ماضی کو اس حد تک بھلا سکتی ہے، کہ جس میں ماں باپ تک بھی شامل ہو جائیں، یہ سوچنا ہی بھیانک خواب لگتا ہے۔ اب صرف حیلہ تلاشے اور بہانے گڑھے جائیں گے کہ کام، کاروبار، گھر، خاندان دوستی، سفر جیسی سب باتیں۔ ارے دوستو! ان بزرگوں کو ہم ناتجربہ کار کیا بتلانے چلیں، انھوں نے دنیا دیکھی ہے۔ وہ آپ کی آنکھ دیکھے بغیر ہی ماجرا بھانپ لینے کی مہارت رکھتے ہیں۔ اپنی نظر میں انہیں بے چارے مان لینے والے ہم نوجوان ساتھی، صحیح معنوں میں آج بہت غریب ہو چلے ہیں۔ بھلے وہ سن رسیدہ ہمارے اور آپ کے اس نئے فریب کے قریب قریب شکل والی اصطلاحات سے ان جانے ہوں، مگر زبان کی فریب پن اور چالاکیاں وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ سچ مانیں وہ ہماری اور آپ کی ان غلط بیانیوں پر چپ رہ کر سب کچھ برداشت کریں گے۔ ان کے سہنے کی طاقت کا اندازہ ہم نوجوان نسل کو بھلا کہاں ہے۔ میں بھی اسی ذات کا حصہ ہوں، جہاں گنی چنی کچھ نئی باتوں میں پھنسا اپنے والدین کو الجھا آتا ہوں۔ کئی مرتبہ بہانے کم پڑ جاتے ہیں، جب بار بار ماں گاؤں نہ آنے کی وجہ پوچھتی ہیں۔ ہم بری طرح جکڑے، بہت برے پھنسے مانس ہیں۔ نہ آگے بڑھنے کے نہ پیچھے جانے کے۔ یہ طوق خاص طور پر متوسط طبقے کے نوجوانوں کے گلے میں فٹ بیٹھتا ہے، باقی یہ کہ امیر زادوں کا احوال، مجھے نہیں معلوم۔

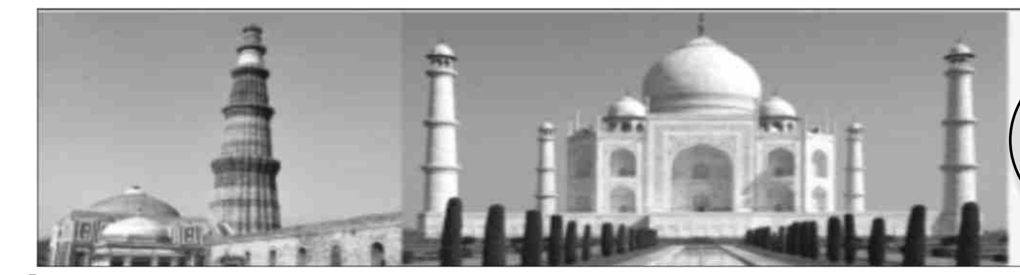

3
روزنامہ ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
18.Sep 2023

جی-20 سربراہ اجلاس
ہندوستان کی سفارتی کامیابی

ایس ایم بلال

دارالحکومت دہلی میں 18 ویں G-20 سربراہ اجلاس کا بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام عمل میں آیا جس کے ساتھ ہی عالمی برادری نے ہندوستان کی قیادت اور قائدانہ صلاحیتوں کو تسلیم کیا۔ سب سے اہم بات یہ رہی کہ اوٹ کم ڈاکیومنٹس یا دستاویز کے تمام 83 نکات پر اتفاقِ رائے پایا گیا جو ہندوستان کی دانشمندانہ سفارت کاری کو ثابت کرتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ عالمی سطح پر ہندوستان کی اہمیت میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ ویسے بھی ملک کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے دور سے ہی عالمی سطح پر ہندوستان کے قائدانہ کردار کو تسلیم کیا گیا، بعد میں شریمتی اندرا گاندھی، راجیو گاندھی اور پھر ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دورِ حکمرانی میں بھی ہندوستان نے عالمی برادری میں نہ صرف اپنی اہمیت بڑھائی بلکہ ساری دنیا کو یہ بتایا کہ ہندوستان زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی، کامیابی و کامرانی کی راہ پر گامزن ہے۔ ہم بات کررہے تھے G-20 سربراہ کانفرنس سے برآمد ہوئے نتائج کی، اس سلسلہ میں آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ G-20 کا گذشتہ سربراہ اجلاس انڈونیشیا کے تفریحی مقام بالی میں منعقد ہوا تھا لیکن اس میں کئی اہم نکات بشمول روس۔ یوکرین نتائج پر اتفاق رائے نہیں ہوسکا تھا لیکن نئی دہلی میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ تمام 83 نکات پر G-20 کے رکن ممالک کا اتفاق رائے پایا گیا۔ اچھی بات یہ ہوئی کہ G-7 اور روس۔ چین کو بھی اپنے موقف سے پیچھے ہٹتے ہوئے روس۔ یوکرین تنازعہ پر ہندوستان کی غیر جانبدار پالیسی و غیر جانبدارانہ موقف کو قبول کرنا پڑا۔ اگرچہ یوکرین اس سے خوش نہیں ہے اس کے باوجود اس کی ناراضگی کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

نئی دہلی ڈیکلریشن میں اس بات کا اعادہ کیا گیا، اس بات پر زور دیا گیا کہ G-20 عالمی اقتصادی تعاون و اشتراک کا اہم فورم ہے اور رکن ممالک نے تسلیم کیا کہ G-20 جغرافیائی اور سلامتی سے جڑے مسائل کا پلیٹ فارم نہیں ہے، اگرچہ ان مسائل کے عالمی معیشت پر اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ ہندوستان G-20 سربراہی اجلاس کا عنوان ''ایک زمین، ایک خاندان اور ایک مستقبل'' رکھتے ہوئے ساری دنیا کو یہ پیغام دینے کی کوشش کی کہ ساری دنیا ایک خاندان ہے اور ساری دنیا کا مستقبل بھی ایک دوسرے سے جڑا ہے بلکہ اس کرۂ ارض کو ماحولیاتی تبدیلیوں کے مضر اثرات سے بچانا بھی ساری دنیا کے ملکوں اور ان کی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ اس عنوان کے ذریعہ ہندوستان نے یہ بھی پیام دیا ہے کہ عالمیانے کے فوائد تمام ملکوں تک پہنچنا ضروری اور لازمی ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ G-20 سربراہ اجلاس کی کامیابی کا راز 200 گھنٹے کے بلا وقفہ و بلا رکاوٹ جاری رہے مذاکرات اور بات چیت کا سلسلہ رہا۔ اس کے علاوہ 300 باہمی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا اور 15 مسودوں کی تیاری عمل میں آئی۔ دستاویز میں ہر موضوع کا جائزہ لیا گیا مثلاً طرزِ حیات برائے ماحولیات (LIFE)، ماحولیاتی تبدیلی، تجارت، ہمہ قومی ترقیاتی بینکوں میں اصلاحات اور ترقی پذیر ملکوں کی اہمیت میں اضافہ جیسے موضوعات کا بھرپور احاطہ کیا گیا۔ اس سربراہی اجلاس میں دہشت گردی اور FATF کی تائید و حمایت سے متعلق بھی اتفاقِ رائے پایا گیا۔ ویسے بھی تمام عالمی فورمس سے ہندوستان نے ہمیشہ دہشت گردی کی مذمت کا مطالبہ کیا اور چین نے بھی اس کی تائید کی نتیجہ میں پاکستان یکا و تنہا پڑ گیا ہے۔

ہندوستان نے G-20 دستاویز کو برازیل، جنوبی آفریقہ اور انڈونیشیا کے تعاون و اشتراک سے پیش کیا۔ یہ وہ ملک ہیں جو مستقبل میں G-20 کی صدارت کریں گے۔ آپ کو بتادیں کہ G-20 سربراہ اجلاس کے دوران 55 رکنی آفریقی یونین کو یوروپی یونین کے مماثل G-20 کا مستقل رکن بنایا گیا تاکہ اس تنظیم یا گروپ میں نمائندہ ملکوں کی تعداد بڑھائی جاسکے کیونکہ آفریقی یونین میں سے صرف جنوبی آفریقہ جیسا ملک ہی G-20 کا رکن تھا۔ آفریقی یونین کو G-20 میں شامل کئے جانے سے G-20 میں گلوبل ساؤتھ کی آواز کی اہمیت بڑھ جائے گی جس میں ایک طویل عرصہ سے G-7 ملکوں کو غلبہ حاصل ہے۔ G-20 میں آفریقی یونین کی شمولیت G-20 کے اختتام اور G-21 کے آغاز کی علامت ہے۔ G-20 رکن ملکوں نے اقوام عالم پر زور دیا ہے کہ عالمی قوانین کے اُصولوں کا احترام کریں۔ ان اُصولوں میں علاقائی سالمیت کی برقراری، اقتدار اعلیٰ، عالمی انسانی قوانین کا اپنانا اُن پر عمل کرنا اور عالمی امن و استحکام کی برقراری میں مدد کرنے والے ہمہ رُخی، ہمہ قومی میکانزم کی تائید و حمایت کرنا شامل ہیں۔

G-20 سربراہی اجلاس کا ہندوستان میں انعقاد اس لئے بھی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ عالمی رہنماؤں کی ایک کثیر تعداد بشمول امریکی صدر جو بائیڈن، سعودی عرب کے ولیعہد شہزادہ محمد بن سلمان، ترکیہ کے صدر رجب طیب اردغان، برطانوی وزیر اعظم رشی سونک، فرانسیسی صدر ایموانول مائکرون، کنیڈین وزیر اعظم جٹسن ٹرڈیو، جاپانی وزیر اعظم فیومیو کشیڈا اور دوسروں نے شرکت کی۔ سربراہی اجلاس کے اپنے اختتام کو پہنچنے سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی نے G-20 کی صدارت رسمی طور پر برازیلی صدر لوئس زانا کیولولا ڈی سلوا کے حوالے کی۔ دوسری طرف نریندر مودی کی زیر قیادت بی جے پی حکومت اس کے وزیر اعظم اور خود بی جے پی قائدین نے یہ دعویٰ کیا کہ حکومت نے G-20 کے ذریعہ ساری دنیا میں بھارت کی شبیہ ایک عالمی لیڈر کے طور پر بنانے میں کامیابی حاصل کی لیکن اپوزیشن جماعتوں نے واضح اور پُرزور انداز میں یہ الزام عائد کیا کہ G-20 سربراہ اجلاس کو مودی جی کی حکومت نے اپنی تشہیر کا ذریعہ بنایا اور عوام کو ایسا تاثر دیا گیا کہ G-20 سربراہ اجلاس کے ذریعہ وزیر اعظم نریندر مودی نے عالمی سطح پر ہندوستان کا قد بڑھایا ہے، اس کے وقار میں اضافہ کیا ہے اور یہ صرف اور صرف مودی کے باعث ممکن ہوسکا۔ G-20 کو لیکر مودی جی اور ان کی حکومت پر اپوزیشن نے جو الزامات عائد کئے ہیں اس میں حقیقت کا پہلو بھی نظر آتا ہے کیونکہ دہلی میں ہر طرف صرف مودی کی تصاویر نظر آرہی تھیں۔ ہاں! ایک بات ضرور ہے کہ G-20 سربراہ اجلاس کے دوران ہندوستان اور سعودی عرب کے درمیان جو معاہدات طئے پائے، اعلانات ہوئے، صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی سے سعودی ولیعہد شہزادہ محمد بن سلمان کی جو ملاقاتیں ہوئی ہیں ان سے ہند۔ سعودی تعلقات کو ایک نئی جہت ملی ہے۔ سعودی عرب نے ہندوستان کے مختلف شعبوں میں 100 ارب ڈالرس کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ اس ضمن میں ہندوستان اور سعودی عرب کے اعلیٰ سطحی وفود کے اجلاس منعقد ہوئے۔

G-20 اور مودی حکومت کے دعوے

پی چدمبرم، سابق مرکزی وزیر داخلہ

وزیراعظم نریندر مودی ایک مکمل شومین ہیں۔ G-20 اجلاس میں عالمی رہنماؤں کی موجودگی میں وہ بڑے پر اعتماد اور پر یقین دکھائی دے رہے تھے اور ایسا محسوس ہورہا تھا کہ انہیں خود پر بہت زیادہ یقین ہو، ویسے بھی وزیراعظم نریندر مودی کے یہاں ایک ٹیم ہے جو بڑی احتیاط سے ان (مودی) کیلئے وہ نوٹس تیار کرتی ہے جس کا استعمال مودی جی اپنی تقاریر میں کرتے ہیں۔ بالالفاظ دیگر مودی جی کی ٹیم انہیں اس بات کیلئے تیار کرتی ہے کہ وہ کیا بولیں اور کیا نہ بولیں۔ کیا کہیں کیا نہ کہیں جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان کی زبان سے کوئی غلط لفظ ادا نہ ہوجائے (جیسا کہ مختلف موقعوں پر دیکھا اور سنا گیا ہے) مودی جی کی سب سے بری خوبی یہ ہے کہ عکس ہندی کے دوران کیمرہ کے فریم میں اپنے کسی وزیر کو جگہ نہیں دیتے بلکہ وہ اپنے کابینی رفقاء کو کیمرہ کے فریم میں ایک انچ جگہ دیئے بغیر اس (فریم) پر پوری طرح قبضہ کرنا اچھی طرح جانتے ہیں۔ G-20 اجلاس کے دوران ہمارے عزت ماب وزیراعظم نے اپنی مرضی و منشاء کے عین مطابق میڈیا کو دور رکھا۔ انہوں نے نہ صرف خود میڈیا سے فاصلہ برقرار رکھا بلکہ ان کی حکومت نے اس امر کو بھی یقینی بنایا کہ امریکی صدر جو بائیڈن ان سے بات کرنے ان سے سوالات کرنے کیلئے بے چین صحافیوں سے کوئی سوال نہ لیں۔ مودی جی کی اس روش سے امریکی وفد اس قدر مایوس ہوا کہ ان لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ مسٹر جو بائیڈن کا اگلا پڑاؤ ویتنام ہوگا اور وہاں وہ G-20 سے متعلق سوالات کے جوابات دیں گے۔

اسٹائل (چمک دمک) G-20 اجلاس کیلئے پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی چنانچہ سب سے پہلے سڑکوں پر سڑکیں بچھائی گئیں تاکہ ظاہر کیا جاسکے کہ دہلی کی چمچاتی سڑکوں کو چمکایا گیا، وہیں دہلی بھر میں درخت، پودے، گھاس پھوس، روشنی بکھیرتے برقی قمقمے (اور مزید روشنیاں)، مجسمے، پوٹریٹس اور بل بورڈس دکھائی دینے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ تمام کے تمام اچانک نمودار ہوئے ہوں۔ غرض دہلی کو بڑے پیمانہ پر سجایا سنوارا گیا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دہلی میں اس قدر سجاوٹ کی گئی کہ یہ سجاوٹ ایک شہر کیلئے بہت زیادہ تھی۔ واضح رہے کہ G-20 کی صدارت اب برازیل کے حوالے کی گئی اور ہم (حکومت ہند) آئندہ برس برازیل کے دارالحکومت ریوڈی جنیرو میں ہونے والی G-20 اجلاس کیلئے کچھ غیر مستعملہ مواد پیش کرسکتے ہیں۔ G-20 اجلاس میں ایک بات جو سب نے نوٹ کی وہ یہ ہے کہ سارے شہر میں ہر طرف ایک ہی چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ یہاں تک مہمان رہنماؤں کو کسی بھی بل بورڈ میں تھوڑی سی جگہ کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ ہر طرف مودی جی کی تصاویر پر مبنی بل بورڈس آویزاں کئے گئے تھے۔ تمام مذاکرات و مکالموں کی طرح دہلی ڈکلیریشن (دہلی اعلامیہ) میں بلند بانگ دعوؤں کی طرح کچھ بلند بانگ اعلانات تھے۔ مثال کے طور پر ہم تاریخ کے ایک متعین و مقرر لمحے پر ملاقات کرتے ہیں جہاں ہم اب جو فیصلے لیتے ہیں وہ ہمارے عوام اور ہمارے سیارہ یعنی کرہ ارض کے مستقبل کا تعین کرے گا۔ مجھے یقین ہے کہ G-20 کے گزشتہ سربراہی اجلاس میں ایسے ہی الفاظ کا استعمال کیا گیا تھا اور اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ اگلے سربراہ اجلاس میں بھی اس طرح کے الفاظ استعمال ہوں گے۔

عالمی تنظیم تجارت WTO کے ساتھ مضبوط وابستگی کا اظہار کرنا سب کیلئے سازگار تجارت اور سرمایہ کاری کے ماحول کو فروغ دینا اور آئندہ سال یعنی 2024ء تک تمام رکن ممالک کیلئے قابل رسائی تنازعات کے تصفیہ کے ایک مکمل اور اچھی طرح سے کام کرنے والے نظام پر عمل کرنے کا عہد بھی کیا گیا۔ یہ عہد 2019ء میں ٹرمپ کی برہمی کے بعد ایک بہترین عہد ہے۔ آپ کو بتادیں کہ عالمی تنظیم تجارت کی ڈائرکٹر نگوری اکونجو کی موجودگی کے نتیجہ میں اس عہد کو یقینی بنایا گیا۔

لیبر فورس کی شرکت میں پائے جانے والے فرق کو کم کرنے روزگار کے مواقع تک جامع رسائی کو فعال بنانے صنفی تنخواہوں میں پائے جانے والے فرق کو ختم کرنے صنفی بنیاد پر تشدد بشمول جنسی تشدد، ایذا رسانی، امتیازی سلوک اور خواتین کے خلاف بدسلوکی کو ختم کرنے۔ کام کے مقامات کو محفوظ بنانے کو یقینی بنانے کے عزم کا اعادہ بھی کیا گیا۔ اس کے علاوہ صنفی دقیانوسی تصورات اور تعصب جو صنفی عدم مساوات کو برقرار رکھتے ہیں۔ ان کے انسداد اور خاتمہ کو یقینی بنانے کے عزم کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ دہشت گردی کی اس کی تمام شکلوں اور اقسام میں مذمت کرنا، بشمول زینو فوبیا نسل پرستی اور عدم برداشت و عدم تحمل کی دیگر اقسام کی بنیاد پر یا مذہب و عقیدہ کے نام پر اور امن کیلئے تمام مذاہب کی وابستگی کو تسلیم کرنا بھی G-20 کا کمال ہے۔

آپ کو بتادیں 34 صفحات پر مشتمل 83 پیراگراف کا اعلامیہ گزشتہ نتائج اور جاری اقدامات کی بڑے پیمانے پر توثیق تھا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ G-20 کے بارے میں ہندوستان نے بلند بانگ دعویٰ کئے اور میڈیا نے پوری وفاداری کے ساتھ رپورٹنگ بھی کی اور بتایا کہ ہندوستان نے G-20 ملکوں میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کرلی ہے اور 2023ء میں ہندوستان کو G-20 کی صدارت کا ملنا ایک بہت بڑا واقعہ تھا۔ حکومت نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ ممتاز حیثیت اور درجہ اس کی غیر معمولی اقتصادی کارکردگی اور وزیر اعظم کے باعث ممکن ہوسکا حالانکہ ہر کوئی یہ بخوبی جانتا ہے کہ G-20 کی صدارت مسابقتی بولی کے ذریعہ جیتنے والی پوسٹ کے ذریعہ نہیں جیتی جاتی بلکہ باری باری رکن ممالک کے حوالے کی جاتی ہے۔ 2024ء میں برازیل 2025ء میں جنوبی افریقہ G-20 کا صدر ہوگا اور 2026ء میں امریکہ کے ساتھ ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ اس کے علاوہ گزشتہ 9 برسوں میں ہندوستانی معیشت کی کارکردگی غیر معمولی نہیں رہی اور ہمارے ملک کی شرح نمو کا اوسط 5.7 فیصد رہا۔ بہر حال حکومت کے دعوے تو بڑے ہیں لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ موجودہ حالات میں ہندوستان G-20 کے سرفہرست مقام کے قریب بھی نظر نہیں آتا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شہریوں کی اوسط فی کس آمدنی، ہیومن ڈیولپمنٹ انڈکس، لیبر فورس کی شرکت سے متعلق شرح (LFPR)، بھوک کے عالمی عشاریوں اور بعض دیگر پیمانوں میں ہمارا ملک نچلی سطح پر ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر ہم سنجیدگی سے اپنی راہ کا تعین کریں تو G-20 ملکوں میں سرفہرست ہوسکتے ہیں۔

بھیونڈی کے علماء کرام کیساتھ ایم ایل اے رئیس شیخ کی انوکھی میٹنگ

عوام کو دی جانے والی تمام سہولیات علماء کرام کو خصوصی طور پر فراہم کی جائیں گی: رئیس شیخ

بھیونڈی (شارف انصاری): - گزشتہ شب بھیونڈی کے صلاح الدین ایوبی اسکول کے عبداللہ ہال میں ایم ایل اے رئیس شیخ کی میڈیکل ٹیم اور سماجوادی پارٹی کیطرف سے شہر کے تمام مکتبہ فکر کے علماء کرام کیساتھ ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جسمیں ایم ایل اے رئیس شیخ صاحب نے علماء کرام کا استقبال کیا اور انکے سامنے اپنے کام کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیا اور علماء کے مختلف سوالات کا جواب بھی دیا۔ اس میٹنگ کے انعقاد کا مقصد بتاتے ہوئے رئیس شیخ نے کہا کہ ہم گزشتہ چار سالوں سے بھیونڈی کی عوام کیلئے بہت سارے کام انجام دے رہے ہیں میری آفس پر روزآنہ سیکڑوں لوگ اپنے مسائل لیکر آرہے ہیں انکے مسائل کو حتی الامکان حل بھی کیا جارہا ہے اسکے علاوہ خاص طور پر انہوں نے طبی سہولیات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب تک مختلف قسم کے میڈیکل کیمپ کا انعقاد کرکے عوام کو طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ حاملہ خواتین کو آنچل پروجیکٹ کے تحت انکی ضروریات کے تحت دواوں کیساتھ پروٹن پاوڈر سونوگرافی اور ڈیلیوری کروانے تک کی ذمہ داری میری ٹیم انجام دے رہی ہے۔ لیکن اس دوران میں نے یہ محسوس کیا کہ میرے شہر کے علماء اپنی مصروفیات کی باعث وقت نہیں نکال پارہے ہیں اور ان سہولیات کا خاطر خواہ انہیں فائدہ نہیں پہونچ پارہا ہے۔ چونکہ علماء کرام معاشرہ کے اہم ذمہ داران ہیں ہمارے سر کے تاج ہیں اور میری زندگی میں میں نے اب تک جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ علماء کی خدمت کے صلہ میں مجھے پرودگار نے نوازا ہے اسلئے اب تک کے سیاسی سفر میں میں نے ہمیشہ علماء کی قدر کی ہے اور انکے لئے کچھ نہ کچھ الگ کرنے کی کوشش کی ہے چاہے وہ گونڈی ہو یا مدنپورہ چونکہ شروع کے ڈھائی تین سال کرونا میں ہمارا نکل گیا اس لئے بھیونڈی میں دیر ہوگئی اسکے میں معذرت خواہ بھی ہوں اب چونکہ ہم پوری تندہی سے کام کررہے ہیں تو اب اس دوران میں نے اور میری میڈیکل ٹیم نے ایک میڈیکل کیمپ صرف علماء کرام اور انکی فیملی کیلئے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو آئندہ 24 ستمبر بروز اتوار کو اسی ہال کے اندر صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک ہونے جارہا ہے جسمیں ہارٹ چیک اپ۔ جنرل او پی ڈی۔ چائلڈ او پی ڈی۔ ای سی جی چیک اپ۔ تھائی رائڈ چیک اپ۔ بی پی بلڈ پریشر۔ اور حاملہ خواتین کی مکمل جانچ اور انکی رہنمائی کیجائیگی۔ اور بڑی بیماریوں میں تادیر جاری رہنے والی ادویات ہماری طرف سے مفت فراہم کیجائینگی اور اسکے علاوہ علماء کرام کیلئے اور بھی پروگرام ہم نے بنائے ہیں جس پر انشاء اللہ کام کیا جائیگا خاص طور پر عصری علوم سے وابستہ کرنے کی جو اسکیم گورمنٹ کیطرف سے دیجاتی ہیں علماء کو اس سے جوڑنے کی پوری کوشش کی جائیگی۔ تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے اپنے بہت سے کام گنوائے اور اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے صوبائی صدر فخر مہاراشٹر قائد ملت جناب ابو عاصم اعظمی کا بھی تذکرہ کرتے بتایا کہ میرے لیڈر نے مجھے سیاست کرنا نہیں بلکہ خدمت کرنا سکھایا ہے جو میرے مذہب کی بھی تعلیم ہے اسلئے میں ہمیشہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے مسلسل جدو جہد کرتا رہتا ہوں۔ اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے معاشرہ کی اصلاح پر کام کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے نوجوان نشہ کی لت میں دھت ہوتے جارہے ہیں اس پر ہمیں بڑی ذمہ داری سے کام کرنا ہے کیونکہ اس ملک کے حالات ہمارے سامنے ہیں مسلمانوں کیساتھ کیسا سلوک ہورہا ہے اسکو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اسلئے اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کیلئے نوجوانوں کو تعلیم سے جوڑنا ہوگا۔ اسی دوران اپنی آفس سے اب تک کئے جانے والے طبی کاموں کی تفصیل بھی علماء کے سامنے رکھی۔ آنچل پروگرام کے تحت اب تک 720 خواتین کو فائدہ مل رہا ہے۔ 240 حاملہ خواتین کی ڈیلیوری انکی ٹیم کی نگرانی میں کامیاب ہوچکی ہے 78 موتیابند کے آپریشن کرائے جاچکے ہیں 198 ہارٹ کے آپریشن 550 لوگوں کو مفت چشمہ دیا جاچکا ہے۔ اسکے علاوہ ایم ایل اے ایمبولنس کا ہزاروں لوگ اب تک فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آخر میں علماء کیطرف سے مختلف سوالات کئے گئے اسکا بھی جواب دیا۔ بھیونڈی شہر میں کوئی کالج یا یونیورسٹی پر بھی سوال کیا گیا اس پر انہوں نے بتایا کہ ہماری کوشش جاری ہے ہم جگہ ڈھونڈ رہے اب تک کئی جگہ وزٹ کرچکے ہیں انشاء اللہ بہت جلد جگہ کا انتخاب کرکے کام شروع کردیا جائیگا۔ علماء کرام نے ایم ایل اے رئیس شیخ صاحب کے کاموں کی سراہنا کی اور علماء کیلئے اس پروگرام کو مرتب دینے اور اسکا انعقاد کر پر شکریہ بھی ادا کیا۔ اس پروگرام کا آغاز بھیونڈی کے معصوم حافظ قرآن جنہوں اپنی کم عمری (5 سال 9 ماہ کی عمر میں) صرف 9 ماہ کی قلیل مدت میں قرآن کریم کا حفظ مکمل کرلیا ہے۔ حافظ ثمامہ ابن مولانا ارشد ندوی کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا اور رئیس شیخ صاحب کیطرف سے اس بچہ کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی اسکو ہدیہ کا ایک پیکٹ دیا گیا۔ آخر میں رئیس شیخ صاحب نے علماء کا اتنی بڑی تعداد میں آنے پر شکریہ ادا کیا اور اپنی پوری ٹیم سماجوادی پارٹی کے تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا دعا پر اس مجلس کا اختتام ہوا۔

سجّاد حیدر کو ریاستی سطح کا ''شِکشک رتن پُرسکار''

ناسک: 17 ستمبر (نامہ نگار) نیشنل اردو ہائی اسکول ناسک کے معاوِن معلم ※ شاعر ※ مبصر اور مقالہ نگار سجاد حیدر کو اُن کی مجموعی خدمات کے اعتراف میں برین ٹرین ایجوکیشن فاؤنڈیشن ناسک اور نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ویدک میتھ اینڈ ایکس کی جانب سے ریاستی سطح کا ''شِکشک رتن پُرسکار-2023'' تفویض کِیا گیا۔ سجّاد حیدر نے 2012 میں مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن پونے کی دسویں اور بارہویں جماعت کی اردو مضمون کی کتابیں ترتیب دی ہیں۔ وہ ادارہ بال بھارتی پونہ کی اردو لسانی و مُشاورتی کمیٹی کے رُکن بھی رہ چُکے ہیں۔ علاوہ ازیں انھوں نے یشونت راؤ چوہان مہاراشٹر اوپن یونیورسٹی کا اردو کا نصاب بھی ترتیب دیا ہے۔ موصوف کو اس سے قبل 2017 میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کا مِثالی معلم ایوارڈ'' اور 2022 میں روزنامہ ایشیا ایکسپریس کی جانب سے ''مثالی معلم ایوارڈ'' بھی مِل چُکا ہے۔

مدرسہ اسلامیہ مخزن العلوم میں قرأتِ قرآن کریم کے مسابقہ کا انعقاد

سنت کبیر نگر (پریس ریلیز) مدرسہ اسلامیہ مخزن العلوم تعلیم و تربیت کے حوالے سے علاقے کے مدارس میں نمایاں و امتیازی مقام رکھتا ہے مدرسہ ھذا میں دین کی نشر و اشاعت تعلیم و تعلم کے حوالے سے بچوں میں عمدہ صلاحیت و استعداد پیدا کرنے کے لئے مختلف شعبوں میں بھرپور محنت کی جاتی ہے اس کے لئے ہر جمعرات کو بعد نمازِ مغرب ہفتہ واری پروگرام کا انعقاد ہوتا ہے جس میں طلبہ اپنی تیار کردہ تلاوت، حمد و نعت، اور تقریر پیش کرتے ہیں۔ طلبہ کے لب و لہجے کی ادائیگی حروف اور تجوید کی باریکیوں پر درک و مہارت پیدا کرنے کے لیے مدرسہ میں مستقل دو مشاق قاری مختلف اوقات میں طلبہ پر محنت کرتے رہتے ہیں دینی تعلیم کو عام کرنے اور فن تجوید کی ترقی و ترویج اور قرآن کریم کی صحیح تلاوت کا شوق پیدا کرنے کی غرض سے مدرسہ کئی سالوں سے کوشاں ہے۔ اسی ضمن میں 27 صفر المظفر 1445ھ مطابق 14 ستمبر 2023 بروز جمعرات حفظ قرآن کریم کے دوسرے مسابقے کا اہتمام مدرسہ ہذا کی مسجد میں کیا گیا گزشتہ مسابقہ کی طرح اس مسابقہ میں بھی مدرسہ ہذا کے 21 طلباء نے حصہ لیا حصہ لینے طلباء نے اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے مسابقہ میں اول پوزیشن صہیب احمد بن شمیم احمد دوم پوزیشن افروز عالم نیپالی بن آس الدین و محمد افروز بن محمد یعقوب سوم پوزیشن، عبد الحسیب بن عبد الوحید، و محمد کامل بن حافظ محمد سالم، و محمد عارف بن رضا حسین نے حاصل کی،، حکم،، مولانا و قاری حفیظ الرحمٰن صاحب قاسمی نے طلباء کی کارکردگی کی بنیاد پر نمبرات دیئے جس کی بنا پر ان کی پوزیشن کا فیصلہ کیا گیا نتائج کے بعد مدرسہ ہذا کے صدر المدرسین مولانا قمر الزماں صاحب ندوی و نمائندہ پردھان افلاک احمد و دیگر مدرسہ کے اراکین کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے حکم صاحب اور مولانا ندوی نے اساتذہ و طلباء کو مبارکباد پیش کی اور دعائیہ کلمات سے نوازا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلام الٰہی سے ہوا اور اخیر میں مولانا نے عظمت قرآن پر خطاب فرمایا۔

پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس
انڈیا سے بی جے پی اور مودی کا خوف

اجے گداورتھی

بی جے پی حکومت کا پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلانا (یہ اجلاس 18 تا 22 ستمبر کو منعقد ہوگا) اور اس اجلاس میں مبینہ طور پر ون نیشن ون الیکشن سے متعلق بل منظور کروانے کی کوشش یقیناً اس (بی جے پی میں اپوزیشن اتحاد انڈیا سے پائے جانے والے خوف کی علامت ہے) بی جے پی اور اس کی قیادت نے صحیح وقت پر اس بات کا درست اندازہ لگایا کہ صورتحال اس کے قابو سے باہر ہوتی جارہی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی اور بی جے پی کی مقبولیت گھٹتی جارہی ہے اگر دیکھا جائے تو بی جے پی کو نوشتہ دیوار پہلے ہی پڑھ لینا چاہئے تھا خاص طور پر دہلی بلدی انتخابات میں عام آدمی پارٹی کے ہاتھوں شرمناک شکست اور حالیہ عرصہ کے دوران کرناٹک اسمبلی انتخابات میں ناکامی کے بعد اسے یہ قبول کرنا چاہئے تھا کہ اب ہندو کارڈ کام نہیں کرسکتا کیونکہ عوام مہنگائی بیروزگاری، فرقہ پرستی کے بڑھتے واقعات سے تنگ آچکے ہیں۔۔ یہ بھی حقیقت ہیکہ حکمران جماعت یا حکومت اور عوام کے درمیان یہ واضح فرق تھا کہ عوام اپنے تعلق کے احساس کو شمولیاتی ترقی میں تبدیل کرنا چاہتے تھے جبکہ حکومت اسے مذہبی اقلیتوں اور ان سے متفق نہ ہونے والے تمام لوگوں کے ذہنوں میں زہر گھولنے کے عمل میں یا ان کے ذہنوں سے مذہبی اقلیتوں کے خلاف زہر کے اخرابی عمل میں بدلنا چاہتی تھی اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف زہر اگلنے کے رجحان کا 2019 میں پہلے ہی مشاہدہ کیا جاچکا تھا اس کے باوجود لوگ جان چکے تھے کہ ایک منصوبہ بند انداز میں لوگوں کے ذہنوں کو فرقہ پرستی کے زہر سے آلودہ کیا جارہا ہے اور یہ سب کچھ سیاسی فوائد کیلئے ہورہا ہے لیکن لوگوں میں پائی جانے والی بے چینی برہمی کو بالاکوٹ واقعہ نے ہلکا کردیا اور بی جے پی کو بالاکوٹ نے بری صورتحال سے بچالیا۔ 2019 کے بعد بی جے پی نے اپنا موقف مضبوط کرنے کیلئے پرزور انداز میں یہ تشہیر شروع کردی کہ ہم نے کشمیر کو خصوصی موقف عطا کرنے والے آرٹیکل 370 کو منسوخ کیا جس سے ایک مضبوط ہندوستان کے احساس کو تقویت پہنچائی گئی۔ 2024 کی طرف آتے آتے عوام نے ہندو تہذیب و ثقافت کی تائید و حمایت اور تصدیق کی اور اسے احساس سلامتی کا ذریعہ قرار دیا حکومت اور بی جے پی تو یہی چاہتی ہے۔ اب چلتے ہیں دوسرے موضوع کی طرف اور وہ موضوع یہ ہیکہ آخر ہندوستانی سیاستداں کبھی بھی ریٹائرڈ کیوں نہیں ہوتے؟ اگر دیکھا جائے تو سیاست کو ایک ملازمت یا پیشہ کے طور پر نہیں دیکھا جاتا بلکہ اسے زندگی بھر کیلئے عوامی خدمت کیلئے پابند عہد ہونے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسٹ) کے پولیٹ بیورو میں ان قائدین کی اکثریت پائی جاتی ہے یا ان لیڈران کا غلبہ ہے جن کی عمریں 70 سال سے تجاوز کرگئیں ہیں ہاں یہاں ایک بات ضرور کہی جاسکتی ہے کہ بی جے پی نے اپنے بوڑھوں بڑوں کو ان کا مقام دکھا دیا ہے جو کسی بھی طرح ریٹائرڈ ہونے کیلئے تیار نہیں تھے۔ ایل کے اڈوانی اور مرلی منوہر جوشی جیسے لیڈروں کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جنہیں زبردستی مارگ درشک منڈل میں پہنچادیا گیا ہے (ان لوگوں کی زندگی کس تکلیف دہ حالات میں گذر رہی ہے وہی بہتر جانتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سیاستداں کتنا بھی بوڑھا ہوجائے یہاں تک کہ وہ بستر مرگ پر بھی پہنچ جائے تب بھی اسی کی یہی خواہش اور تمنا رہتی ہے کہ سیاسی شعبہ میں متحرک رہے اقتدار پر کسی نہ کسی شکل میں فائز رہے۔ دنیا بھر کے سائنسدانوں اور مختلف ملکوں میں چلائی جارہی سیاست کے برعکس ریاستہائے متحدہ امریکہ میں صدر صرف دو میعاد تک ہی صدر برقرار رہ سکتا ہے پھر اسے ریٹائرڈ زندگی گذارنی پڑتی ہے۔ مختلف ملکوں اور متعدد عالمی سطحوں و باوقار تعلیمی اداروں میں وہ لکچرس دے کر لاکھوں ڈالرس کما لیتے ہیں یا پھر عوام کی بہبود کے کام کرنے لگتے ہیں چیاریٹی کے کاموں سے وابستہ ہوجاتے ہیں۔ کئی اقوام متحدہ یا پھر عالمی غیر سرکاری تنظیموں کیلئے خدمات انجام دینے کو ترجیح دیتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ عالمی آبادی کو ماحولیاتی آلودگی سے بچائیں۔ صحت عامہ کو بہتر بنائیں۔ دوسری جانب ایسے کئی مشہور و معروف اور عوام کے پسندیدہ لیڈران بھی ہیں جنہوں نے اپنی بڑھتی عمر کے پیش نظر سیاست اور اقتدار کو بڑی خوشی کے ساتھ الوداع کیا ہے تاریخ میں اس کی بہترین مثال نیلسن منڈیلا کی ہے جنہوں نے جنوبی افریقہ کے صدر کی حیثیت سے اپنی پہلی میعاد کے ختم پر رضا کارانہ طور پر اقتدار چھوڑا تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے باقی ایام ارکان خاندان کے ساتھ گذرنے، کتب کا مطالعہ کرنے اور کچھ تحریر کرنے میں گذارا لیکن اس طرح کی روش کسی ہندوستانی سیاستداں نے اختیار نہیں کی۔ ہندوستان میں تو یہ حال ہیکہ ایک مرتبہ آپ اگر سیاسی میدان میں کود پڑتے ہیں تو مرتے دم تک سیاستداں ہی رہتے ہیں۔ مہاتما گاندھی اس طرح کے سیاستدانوں کی قبیل میں شامل نہیں ہے وہ کبھی بھی اقتدار کا حصہ نہیں رہے ہندوستان اور ہندوستانیوں کی بہتری ان کے روشن مستقبل ملک کی آزادی کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی کو انہوں نے اہمیت و ترجیح دی تب ہی تو مہاتما گاندھی بنے۔ ہمارے ملک کی بدقسمتی یہ ہیکہ انتخابات میں باہوبلی بالالفاظ دیگر غنڈے اور مجرمانہ ریکارڈ رکھنے والے عناصر غیر معمولی انداز میں کامیابی حاصل کرتے ہیں لیکن عوام حقوق کے تحفظ کیلئے زندگی بھر بھوک ہڑتال کرنے والی منی پور کی ایرم شرمیلا جب انتخابی میدان میں اترتی ہیں تو انہیں صرف 200 ووٹ حاصل ہوتے ہیں اسی طرح میدھا پاٹکر نے عوامی کاز کیلئے اپنی زندگی وقف کردی لیکن ووٹوں کیلئے عوام کو ان پر بھروسہ نہیں ہمارے سیاستداں اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس ملک میں عوام کے حقیقی خدمت گاروں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس لئے وہ اپنی زندگی کے آخری برسوں میں بھی سماجی جہدکار بننے کی بجائے سیاست سے چمٹے رہتے ہیں۔

مراٹھواڑہ کی آزادی میں مجاہدین کی حصہ داری ملک کی سالمیت کیلئے قیمتی

سرپرست وزیر گریش مہاجن کے ہاتھوں پرچم کشائی، تقریب سے خطاب

ناندیڑ:17 ستمبر (ورقِ تازہ نیوز) مراٹھواڑہ کی آزادی کی جدوجہد ہندوستان کی اٹوٹ خودمختاری کا ثبوت ہے۔ دیہی ترقی اور پنچایت راج و سیاحت کے وزیراور ناندیڑ ضلع کے سرپرست وزیر گریش مہاجن نے کہا کہ نظام کے چنگل سے آزادی کے لیے مجاہدین نے جو تعاون دیا ہے وہ پورے ہندوستان کی سالمیت کے لیے بہت قیمتی ہے۔وزیر موصوف مراٹھواڑہ یوم آزادی کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر ماتا گجیری جی وساوا گارڈن میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ مراٹھواڑہ لبریشن ڈے کے موقع پر، سرپرست وزیر گریش مہاجن اور دیگر عہدیداران و افسران نے ماتا گجیری وساوا گارڈن میں شہیدوں کی یادگار ستون پر پھول چڑھا کر خراج پیش کیا۔اس موقع پر ایم پی پرتاپ راؤ پاٹل چکھلیکر، ایم ایل اے رام پاٹل رتولیکر، ایم ایل اے راجیش پوار، ایم ایل اے بالاجی کلیانکر، اسپیشل انسپکٹر جنرل آف پولیس ششی کانت مہاورکر، کلکٹر ابھیجیت راوت، ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر

مینل کرنوال، ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ شری کرشنا کوکاٹے بھی موجود تھے۔ میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈوئی پھوڑے اور سینئر آزادی پسند رہنما موجود تھے۔ہم جوش وخروش سے مراٹھواڑہ کی جنگ آزادی کے امرت مہوتسو کے ساتھ ساتھ آزادی کے امرت مہوتسو کو منا رہے ہیں تا کہ نئی نسل تک ہندوستانی تحریک آزادی، مراٹھواڑہ کی آزادی کی جنگ اور جمہوریت کی قدروں کی بھرپور وراثت پہنچ سکے۔ اس شاندار ورثے کو آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ، وزیراعظم نریندر مودی نے ہندوستان میں زراعت، کسانوں اور عام لوگوں کی ترقی کے لیے بہت سے عوام مفاد پر مبنی فیصلے لے کر ترقی کو تیزی عطا کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ G-20 کانفرنس کو انتہائی مؤثر طریقے سے منعقد کرکے دنیا کے تمام ممالک کے سربراہان نے وزیراعظم مودی کی شکل میں ہندوستان کی مضبوط قیادت کو محسوس کیا۔ مراٹھواڑہ مکتی سنگرام کے موقع پر، سرپرست وزیر گریش مہاجن نے آج وساوا گارڈن میں اہم سرکاری تقریب میں اس کا افتتاح کیا۔ سرپرست وزیر گریش مہاجن نے اعلان کیا کہ اردھاپور اور بھوکر میں پولیس اسٹیشن کی نئی عمارت، ناندیڑ ڈسٹرکٹ اسپتال میں ڈائیلاسز سینٹر، آئی پی ایچ ایل لیبارٹری، ناندیڑ میں ٹریژری آفس سیکورٹی روم کا افتتاح کیا گیا۔اس کے ساتھ ہی کھیل کے میدان اور ڈیجیٹل کلاس روم کا سنگ بنیاد، انڈین کلین لینس لیگ 2.0 کے تحت ایک خصوصی صفائی مہم کا آغاز کیا گیا۔انہوں نے ضلع کھیل محکمہ کے تحت پنڈت دن دیال اپادھیائے مسابقتی امتحان گائیڈنس سینٹر کے افتتاح کا بھی اعلان کیا۔

دماغی امراض کے شکار مریضوں کے لیے ہیلت کیمپ، رجسٹریشن کی اپیل

ناندیڑ:17 ستمبر (ورقِ تازہ نیوز) دماغی امراض کے شکار مریضوں کے لیے مگن پورہ علاقہ میں آر آر مال پانی کے اسکول میں 5 تا 7 اکتوبر کے دوران ہیلت کیمپ منعقد کیا جارہا ہے۔ اس کے لیے رجسٹریشن کا آغاز ہوگیا ہے۔ ضرورتمند فوری طور پر اپنے ناموں کا اندراج کروانے کی اپیل پروفیسر تن نرمل نے کی ہے۔ ہیلت کیمپ کے لیے انفرادی طور پر رجسٹریشن کرنا ضروری ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر منیشا تیواری (8208148322)اور ڈاکٹر سنجے رُمالے (9067377520) سے رابطہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ ممبئی کے جئے وکیل فاؤنڈیشن اینڈ ریسرچ سینٹر، بی جے پی واڈیا چلڈرنس ہاسپٹل و راجستھان ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے آر آر مال پانی کے اسکول میں ہر سال دومرتبہ 18 سال تک کے دماغی امراض کے شکار لڑکے لڑکیوں کے لیے ہیلت کیمپ منعقد کیا جاتا ہے۔ اس ہیلت کیمپ میں ممبئی کے مشہور ماہر اطفال ڈاکٹر انوتا ہیگڑے کے علاوہ تقریباً 30 تا 35 ڈاکٹروں پر مشتمل ٹیم مریضوں کی جانچ اور علاج کرے گی۔

مراٹھا احتجاجیوں نے وزیر سرپرست کو کالے جھنڈے دکھائے

ناندیڑ:17 ستمبر (ورقِ تازہ نیوز) مراٹھواڑہ مکتی سنگرام دن کے موقع پر پرچم کشائی کے لیے آنے والے وزیر سرپرست گریش مہاجن کو سکل مراٹھا سماج نے ریزرویشن کا مطالبہ کیلئے کالے جھنڈے دکھاتے ہوئے حکومت کی مذمت کی۔ دریں اثناء احتجاج کے سلسلے میں ضلع انتظامیہ و پولیس انتظامیہ کو قبل ازیں اشارہ دیا گیا تھا۔تاہم پولیس انتظامیہ کی غفلت کی وجہہ سے وزیر سرپرست گریش مہاجن کو ناندیڑ میں کالے جھنڈی دیکھنا پڑے۔ ریاست میں مراٹھا سماج کو ریزرویشن دیا جائے، یہی ریزرویشن او بی سی زمرے سے دیا جائے، اس کیلئے گزشتہ کئی دنوں سے احتجاج جاری ہے۔ جالنہ ضلع میں احتجاج کے دوران پولیس لاٹھی چارج کے بعد احتجاجی مظاہروں میں شدت اختیار کی گئی۔ ریاستی حکومت کے وزراء اور ایم ایل ایز و ارکان پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ حکومت نے ایک مہینہ میں مراٹھا ریزرویشن کے مطالبہ کی یکسوئی کا تیقن دینے کی وجہہ سے منوج جرنگے نے بے مدت بھوک ہڑتال کو روک دیا ہے، جبکہ ناندیڑ کے علاوہ دیگر کئی علاقوں میں زنجیری احتجاج جاری ہے۔ اس لیے ناندیڑ میں وزیر سرپرست کو مراٹھواڑہ مکتی سنگرام دن کے موقع پر پرچم کشائی کے لیے نہیں آنا چاہیے اور پرچم کشائی تقریب ضلع انتظامیہ کی جانب سے کی جائے، بصورت دیگر احتجاج کیا جائے، اس طرح کا اشارہ قبل ازیں مراٹھواڑہ سماج نے دیا تھا۔ تاہم سکل مراٹھا سماج کے اشارہ کو پولیس انتظامیہ نے ہلکے میں لینے کی وجہ سے سرپرست وزیر گریش مہاجن کو مراٹھواڑہ مکتی سنگرام کے دن مراٹھا سماج کی برہمی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر تناؤ کے ماحول کو دیکھتے ہوئے پولیس کی جانب بروقت احتجاجیوں پر کاروائی کرتے ہوئے انہیں حراست میں لیا جاتا تو سرپرست وزیر کو کالے جھنڈے دیکھنے کی نوبت نہ آتی، ایسی چرچہ شہر بھر میں چل رہی تھی۔ تاہم اس احتجاج کے بعد ہی پولیس نے سنتوش گوہانے، راجیش مورے، سنکیت پاٹل، دشرتھ کپاٹے، بھجنگ پاٹل، وٹھل پاوڑے، شام وڑجے، شیواجی پاوڑے، دھننجے سوریہ ونشی، بھگوان کدم، سبھاش کولہے، گجانن کہاڑیکر، سنیل کدم، سوپنل سوریہ ونشی، آنکشن کولہے، نوناتھ جوگدنڈ، گوپال کدم، شام کوکاٹے، سنتوش کپاٹے کے علاوہ دیگر مراٹھا نوجوانوں کو حراست میں لے کر انہیں شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں منتقل کیا۔

مدینۃ العلوم ہائی اسکول میں عالمی اوزون ڈے منایا گیا

ناندیڑ:17 ستمبر (راست) 16 ستمبر کو ناندیڑ کے معروف تعلیمی ادارہ مدینۃ العلوم ہائی اسکول میں صدر معلّمہ متین اطہر فاطمہ صاحبہ کی زیر سرپرستی، انچارج معلّمہ صفیہ آصف خان صاحبہ اور کلچرل سیکریٹری محمدی عظمیٰ خان کی زیر نگرانی میں عالمی اوزون ڈے 2023 منایا گیا۔ معلوم ہو کہ عالمی اوزون ڈے ہر سال 16 ستمبر کو مونٹریال پروٹوکول پر دستخط کرنے کی یاد میں منایا جاتا ہے جو اوزون پرت کو نقصان پہنچانے والے مادّوں کی پیداوار اور کھپت کو مرحلہ وار طریقے سے ختم کرنے کیلئے ایک بین الاقوامی ماحولیات سے متعلق معاہدہ ہے، جو آج ہی کے دن 1987 میں نافذ ہوئی تھی۔ اس دن ہر سال اوزون پرت کو ہو رہے نقصان کے بارے میں اور اسے محفوظ کرنے کیلئے کئے گئے اقدامات کے بارے میں لوگوں کے درمیان بیداری پھیلانے کے لئے منایا جاتا ہے۔ حکومت ہند کے ذریعے قومی اور ریاستی سطح پر 1995 سے عالمی اوزون دن منایا جارہا ہے۔ اس سال کا عالمی اوزون ڈے 2023 تھیم مونٹریال پروٹوکول "اوزون کی تہہ کو ٹھیک کرنا اور موسمیاتی تبدیلیوں کو کم کرنا" ہے۔ اس پروگرام میں مدینۃ العلوم ہائی اسکول کی 50 طالبات نے تھیم کے تحت عمدہ پوسٹرس، چارٹس اور سلوگن بنا کر حصّہ لیا۔ معلّمہ محمدی عظمیٰ خان اور معلّمہ ناہید بیگم نے طالبات میں اوزون کی اہمیت افادیت اور اوزون تہہ کی حفاظت سے متعلق بیداری پیدا کی۔ علاوہ ازیں صدر معلّمہ متین اطہر فاطمہ صاحبہ، انچارج صفیہ آصف خان صاحبہ اور معلّمہ تبسم بیگم صاحبہ نے اس موقع پر شجر کاری کی۔ اس موقع پر صدر معلّمہ متین اطہر فاطمہ صاحبہ نے تمام طالبات کو آج کے اوزون ڈے کی تھیم پر عمل کرنے اور نقصان دہ عوامل جیسے کلورو فلورو کاربن، ٹیٹرا کلورو فلورو کاربن، اسپرے اور پرفیوم کا کم سے کم استعمال کرنے، زیادہ سے زیادہ شجر کاری کرنے اور ماحول دوست ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے پر زور دیا۔ اسکے علاوہ انھوں نے تمام طالبات کو کڑی محنت اور لگن سے حصول علم کیلئے کوشاں رہنے کی تلقین کی تا کہ بہتر نتائج حاصل ہوں۔ پروگرام کے اختتام پر صدر معلّمہ نے پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے تمام تدریسی و غیر تدریسی عملے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

ٹرک کو روک کر ڈرائیور کے پیسے چھین لیے

ناندیڑ:17 ستمبر (ورقِ تازہ نیوز) 14 ستمبر کی علی الصبح چار بجے سومٹھانہ۔ پارڑ راستہ پر 10 تا 12 افراد نے ٹرک ڈرائیور سے مارپیٹ کرتے ہوئے ٹرک کا نقصان کیا اور اس کے پاس سے 3 ہزار 800 روپئے زبردستی چھین لیے۔ ارشاد خان اسماعیل خان ساکن برگھاٹ ضلع شیونی (مدھیہ پردیش) اپنے ٹرک نمبر MH-40-N-7517 کو ساٹھاپور سے لے کر تلنگانہ کی سمت جارہے تھے کہ 14 ستمبر کی علی الصبح چار بجے کے قریب راستہ پر لوہے کی کیل لگائے ہوئے لاٹھیوں سے ڈرا دھما کر 10 تا 12 افراد نے ان کا ٹرک روک دیا۔ ان لٹیرے افراد نے ان کے ہاتھ میں موجود ہتھیاروں سے ٹرک کی کانچ پھوڑ دی اور سامنے کے دو ٹائر بھی پھوڑ دیئے۔ اس کے علاوہ ڈرائیور سے مارپیٹ کرتے ہوئے ان کے پاکٹ میں سے 3 ہزار 800 روپئے زبردستی لوٹ لیے۔ بھوکر پولیس نے ٹرک ڈرائیور کی شکایت پر تعزیرات ہند کی دفعہ 395,341,427 کے مطابق جرم نمبر 328/2023 درج کیا ہے۔ مزید تحقیقات پولیس انسپکٹر نانا صاحب اُبالے کی رہنمائی میں سب انسپکٹر دگمبر پاٹل کررہے ہیں۔

سابقہ کارپوریٹر بابو بھائی کھوکے والا کے والد کا انتقال

ناندیڑ: 17 /ستمبر۔ (ورقِ تازہ نیوز) بڑے افسوس کیساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے سابقہ کارپوریٹر شیخ احمد عرف بابو بھائی کھوکے والا، فاروق کھوکے والا، اسلم بھائی کھوکے والا کے والد محترم کا بروز اتوار کو انتقال ہوگیا۔ انکی نماز جنازہ بعد نماز عشاء مسجد قریشیہ بارہ امام میں ادا کی گئی اور تدفین متصل قبرستان میں عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء کرے آمین۔

محمد سراج نے انعامی رقم گراؤنڈ اسٹاف کے حوالے کر دی، جیت لئے سب کے دل

کولمبو:18 ستمبر: خراب موسم اور بارش کے درمیان ایشیا کپ کی کامیاب میزبانی میں اہم کردار ادا کرنے والے پریماداسا اسٹیڈیم کے گراؤنڈ اسٹاف کی اتوار کو ہر طرف تعریف کی گئی اور بطور تحفہ منتظمین نے انہیں 50 ہزار ڈالر کا انعام دیا۔ ہندوستان کی جیت میں اہم کردار ادا کرنے والے فاسٹ بولر محمد سراج نے خود کو ملی انعامی رقم گراؤنڈ اسٹاف کو دینے کی بھی پیشکش کی۔ ہندوستان نے سری لنکا کے خلاف دس وکٹوں سے تاریخی فتح درج کرکے آٹھویں بار ایشیا کپ کا ٹائٹل اپنے نام کیا ہے۔ اس جیت میں سراج کا کردار سب سے اہم رہا جنھوں نے سری لنکا کے چھ بلے بازوں کو آؤٹ کرکے میچ کو یک طرفہ کردیا۔ ان کی اس کامیابی پر انہیں پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔ پروقار تقریب میں روی شاستری نے محمد سراج کو اسٹیج پر بلایا اور انہیں پانچ ہزار ڈالر کا چیک تحفہ میں دیا۔ سراج نے بڑی آسانی کے ساتھ کہا کہ گراؤنڈ اسٹاف کی محنت اور تعاون کی وجہ سے ایشیا کپ بخوبی منعقد ہوا۔ اس لیے وہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کے لیے وہ بجا طور پر اس انعامی رقم کا حقدار ہے۔ گراؤنڈ اسٹاف نے منفی حالات میں کام کیا جس کی وجہ سے بارش کے باوجود یہاں میچز کھیلے جا سکے۔ بعد ازاں منتظمین نے گراؤنڈ اسٹاف کے کام کی بھی تعریف کی اور انہیں 50 ہزار ڈالر کا چیک بطور تحفہ پیش کیا جس کا گراؤنڈ اسٹاف نے تالیاں بجا کر استقبال کیا۔

لیبیا میں سیلاب متاثرین کے امداد ہماری ملی ذمہ داری ہے: ارشد صدیقی

نئی دہلی:17 ستمبر: لیبیا میں سیلاب سے قیامت صغری منظر نظر آرہا ہے۔ شدید بارش وطوفان کی وجہ سے دو ڈیم مکمل طور پر ٹوٹ گے اور ڈیم سے لگے ہوئے شہر دیرنہ کی آبادی و مکانات کو سیلاب کا پانی اپنے ساتھ بہہ کر لے گیا۔ واضح رہے صرف چند منٹوں میں تقریباً پورا شہر بہہ گیا۔ پانی اترنے پر جب امدادی قافلے وہاں پہنچے تو ہر طرف انسانی لاشیں مٹی میں دبی ہوئی دیکھائی دے رہی تھی۔ واضح رہے صرف چند مساجد اپنی جگہ مظبوطی سے محفوظ نظر آئی، اس کے علاوہ پورے شہر دیرنہ کی عمارتیں و مکانات مکمل تباہ و برباد نظر آرہی ہیں۔ لیبیا کی خانہ جنگی نے امدادی سرگرمیوں کو بھی متاثر کر رکھا ہے وطن عزیز ہندوستان کا مسلمان قدرتی آفات میں انسانوں کی امداد کے لیے پوری دنیا میں جانا ومنانا جاتا ہے بلخصوص ترکی کے زلزلے کے متاثرین کی امداد میں ہند کا مسلمان کسی سے بھی پیچھے نہیں رہے۔ گزشتہ ہفتے مراکش میں آیے زلزلے کے متاثرین کی امداد کے لیے مختلف ممالک سرگرم عمل نظر آئے مگر لیبیا کے متاثرین کی لیے کوئی خاص مہم نظر نہیں آئی۔ جب لبیا میں ہلاکتوں کی تعداد 30 سے 40 ہزار تک جاسکتی ہے ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ریڈ کریسینٹ سوسائٹی آف انڈیا نے لیبیا اور مراکش کے متاثرین کی امداد کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ سوسائٹی ملک و بیرون ملک قدرتی حادثات میں انسانوں کی حسب ضرورت امداد کرتی رہی ہے۔ ریڈ کریسینٹ سوسائٹی آف انڈیا نے چیرمین ارشد صدیقی کی صدارت میں ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مراکش و لیبیا میں ضرورت کا سامان لے کر ایک قافلے بھی بھیجا جائے۔ دواؤں کی ایک کھیپ فوری روانہ کی جائے گی اور کوشش کی جائے گی کہ ڈاکٹرس کی ایک ٹیم بھی بھیجی جائے۔ اس میٹینگ میں شہباز صدیقی، شکیل صدیقی عامر ادریسی، سعید خان، ڈاکٹر علیم صدیقی، ڈاکٹر قاسم امام، جناب نظام الدین، راٸین فاروق، سید نسیم قریشی، ڈاکر عظیم الدین، جناب منیر خان، تاج محمد امیر شامل تھے۔

ٹیم انڈیا بنی ایشیا کی نئی چیمپئن، سراج نے فائنل میں تباہی مچادی

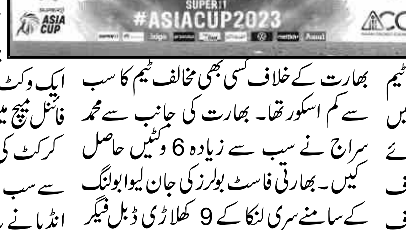

کولمبو: 17 ستمبر: 2023 کے ایشیا کپ کے فائنل میں ٹیم انڈیا نے سری لنکا کو آسانی سے شکست دے کر چیمپینشپ اپنے نام کر لی ہے۔ ہندوستان نے ریکارڈ آٹھویں مرتبہ ایشیا کپ کی ٹرافی اپنے نام کی ہے۔ فائنل میچ میں سری لنکن ٹیم صرف 50 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ اس کے بعد ہندوستانی ٹیم نے آسانی سے یہ ہدف 6.1 اوور میں حاصل کرلیا۔ سری لنکا نے پہلے کھیلتے ہوئے فائنل میچ میں ٹیم انڈیا کو صرف 51 رنز کا ہدف دیا تھا۔ ہندوستانی ٹیم نے یہ معمولی ہدف صرف 37 گیندوں میں بغیر کوئی وکٹ کھوئے حاصل کر لیا۔ شوبھمن گل 19 گیندوں میں 27 رنز بنانے کے بعد ناقابل شکست واپس لوٹے اور ایشان کشن 18 گیندوں پر 23 رنز بنانے کے بعد ناقابل شکست واپس لوٹے۔ گل نے 6 چوکے لگائے جبکہ ایشان نے تین چوکے لگائے۔ اس سے قبل ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کرنے والی سری لنکن ٹیم صرف 15.2 اوورز میں 50 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ بھارت کے خلاف کسی بھی مخالف ٹیم کا سب سے کم اسکور تھا۔ بھارت کی جانب سے محمد سراج نے سب سے زیادہ 6 وکٹیں حاصل کیں۔ بھارتی فاسٹ بولرز کی جان لیوا بولنگ کے سامنے سری لنکا کے 9 کھلاڑی ڈبل فیگر میں بھی نہ پہنچ سکے۔ صرف کوسل مینڈس 17 اور دوشن ہیمانتھا 13 ہی دوہرے ہندسے کو چھو سکے۔ جبکہ پاتھم نسانکا 02، کوسل پریرا 00، سدیرا سماراویکرما 00، چارتھ اسالنکا 00، دھننجے ڈی سلوا 04، داسن شاناکا 00، دونیت ویلالاگے 08 اور پرمود مدھوشن 01 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ فائنل میچ میں سری لنکن بلے باز سراج کے سامنے بے بس نظر آئے۔ دلچسپ بات یہ بھی کہ سری لنکا کی تمام 10 وکٹیں ہندوستان کے تیز گیند بازوں نے حاصل کیں۔ ایشیا کپ کی تاریخ میں ایسا دوسری بار ہوا ہے جب فاسٹ بولرز نے تمام 10 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ بھارت کی جانب سے محمد سراج نے 6، ہاردک پانڈیا نے 3 اور جسپریت بمراہ نے ایک وکٹ حاصل کی۔ سری لنکا کے خلاف اس فائنل میچ میں ہندوستانی ٹیم نے اپنی ون ڈے کرکٹ کی تاریخ میں باقی گیندوں کے لحاظ سے سب سے بڑی جیت درج کی ہے۔ ٹیم انڈیا نے یہ میچ 263 گیندوں کے بعد جیت لیا۔ اس سے قبل سال 2001 میں ہندوستانی ٹیم نے سب سے زیادہ گیندیں رہ کر ون ڈے جیتا تھا۔ کینیا کے خلاف بلوم فونٹین گراؤنڈ میں کھیلے گئے میچ میں ٹیم نے 231 گیندوں سے میچ جیت لیا تھا۔

وزیراعظم مودی کی 73 ویں سالگرہ کے موقع پر نائب صدر دھنکھڑ اور راہل گاندھی سمیت اہم شخصیات کی مبارکباد

نئی دہلی: 17 ستمبر: وزیراعظم نریندر مودی کی 73 ویں سالگرہ کے موقع پر نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی سمیت متعدد اہم شخصیات نے مبارکباد پیش کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ملک کے 14 ویں وزیراعظم نریندر 17 ستمبر 1950 کو مہسانہ ضلع کے وڈنگر میں پیدا ہوئے تھے۔ اپنی ایکس پوسٹ میں کہا ''بھارت کے وزیراعظم نریندر مودی کو یوم پیدائش کی دلی مبارکباد۔ آپ کی دوراندیش قیادت، جذبہ سخاوت اور مثالی نفاذ نے بھارت کو بے مثال ترقی اور عہد کی تبدیلی کی طرف گامزن کیا ہے۔ آپ کی میراث ہمارے ملک کی تاریخ میں کندہ ہے۔ ایشور آپ کو اچھی صحت اور خوشیاں عطا کرے تا کہ آپ آنے والے سالوں میں ہندوستان کی خدمت کرتے رہیں۔'' کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے وزیراعظم کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد دی اور ایکس پر ایک پوسٹ میں انہوں نے کہا، ''وزیراعظم نریندر مودی کو سالگرہ کی مبارکباد۔'' وزیراعظم مودی کی سالگرہ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) مختلف طریقوں سے منا رہی ہے۔ بہار کے وزیراعلی نتیش کمار نے آج وزیراعظم نریندر مودی کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد دی۔ اتوار کو اپنے ٹویٹ میں نتیش کمار نے کہا، ''وزیراعظم نریندر مودی کو ان کی سالگرہ پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات۔'' میں اس کی صحت منداور لمبی زندگی کی خواہش کرتا ہوں۔" دریں اثنا، دہلی کے وزیراعلی اروند کیجریوال اور لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) وی کے سکسینہ نے بھی وزیراعظم نریندر مودی کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد دی۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔